

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا مباحثات

بروز منگل مورخہ 07 جنوری 2014ء
(بمطابق 05 ربیع الاول 1435 ہجری)

شمارہ 2

جلد 9



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

- 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ 21
- 2- نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات 22
- 3- اراکین کی رخصت 60
- 4- تحاریک التواء 60
- 5- ہنگامی قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا وزیراء کی تنخواہیں، مراعات و استحقاقات مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا 69
- 6- ہنگامی قانون مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا (خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اینڈ انفورسمنٹ آف ہیومن رائٹس) 73
- 7- مجلس منتخبہ برائے احتساب کمیشن بل 2014 کی رپورٹ کا پیش کیا جانا 74
- 8- خیبر پختونخوا احتساب کمیشن بل مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا 74
- 9- خیبر پختونخوا احتساب کمیشن بل مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا 75
- 10- توجہ دلاؤ نوٹس 75

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 07 جنوری 2014ء بمطابق 05 ربیع
الاول 1435 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَبْعُهُ فِي عُقَّةٍ وَّنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا ۝ أَلَمْ نَقْرَأْ
كَتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا -
(ترجمہ): اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت
کے روز (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ (کما جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے۔
تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ دس منٹ کیلئے وقفہ دیتے ہیں نماز کیلئے، دس منٹ کے بعد پھر اجلاس شروع کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)
(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Speaker: Questions / Answers, related to the Establishment, Health, Home and T.As and Sport Departments etc, are placed at item No. 2. Shah Hussain Khan, Question No. 728.

* 728 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر عملہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی سطح پر پلاننگ اور ڈیولپمنٹ کے افسران کا سروس سے منسلک کوئی ڈھانچہ موجود نہیں جبکہ ہر محکمے کا اپنا علیحدہ پلاننگ سیل موجود ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ہر محکمے کے مذکورہ پلاننگ سیل میں کام کرنے والے افسران صرف اسی محکمے کی Strength پر ہوتے ہیں جس کیلئے وہ بھرتی ہوتے ہیں اور وہیں سے ریٹائرڈ ہوتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران کا ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں تبادلہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ متعلقہ محکمے کی اجازت سے ڈیپوٹیشن پر جاتے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کے شعبے سے متعلق صوبائی محکموں کے الگ الگ پلاننگ سیل میں کام کرنے والے افسران کو ایک انتظامی ڈھانچے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ تمام صوبائی محکمے ان افسران کے تجربوں سے یکساں طور پر مستفید ہو سکیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ نے اسی قسم کا سروس سٹرکچر / ڈھانچہ برائے پلاننگ افسران تیار کیا تھا جس میں تمام محکموں کے پلاننگ سبڈ کے ملازمین کا آئی ٹی کیڈر کی طرح

ایک سنگل پلاننگ کیڈر تجویز کیا گیا تھا جس کے تحت پلاننگ کیڈر کے تمام ملازمین محکموں کے مابین معمول کے مطابق تبدیل کئے جائیں گے۔ مجوزہ ڈھانچہ / سٹرکچر محکمہ قیام و عملہ نے بغور جائزہ لینے کے بعد مجاز اتھارٹی کی منظوری سے جناب نائب معتمد اعلیٰ پی اینڈ ڈی ڈی پارٹمنٹ کو بھجوا دیا ہے تاکہ وہ اس کا ورکنگ پیپر تیار کر کے محکمہ قیام و عملہ کو بھجوائے۔ مذکورہ ورکنگ پیپر کے موصول ہونے کے بعد متعلقہ محکموں سے ضروری مشورہ کر کے مزید جانچ پرکھ کی جائے گی اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد سنگل پلاننگ کیڈر کو حتمی شکل دینے کیلئے حتمی لائحہ عمل تیار کیا جائیگا۔

جناب شاہ حسین خان: جواب نہ خوزہ مطمئن یم جی خود دیکھنی دا دہ چہی دوئی وائی چہی د سروس ستر کچر دا ڊھانچہ چہی دہ، دا مونر لیبرلی دہ نوزما ضمنی سوال دا دے جی چہی دا بہ خوپوری وشی، کومہ میاشت کوم تاریخ یا کوم کال کبھی، خکہ د دہی خو وخت ڊیرو شو نو چہی دا بہ کله پوری وشی؟

Mr. Speaker: Concerned Minister, concerned Minister.

ایک منٹ، آپ اپنا کونسن پھر سے دہرائیں گے جب یہ آجائیں۔ اسٹیبلشمنٹ Basically چیف منسٹر کے پاس ہوتا ہے، اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ۔

جناب شاہ حسین خان: تولا منسٹر بھی تو نہیں ہے، وہ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کونسن ایک دفعہ پھر دہرائیں گے، یہ شاہ فرمان صاحب بھی آگئے ہیں ابھی۔

جناب شاہ حسین خان: شاہ فرمان صاحب جواب دے گا، تو ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کونسن پھر دہرائیں، کونسن۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! ما اوئیل پہ شروع کبھی کنہ چہی د دہی سوال نہ زہ مطمئن یم نور جی خو پہ دہی (د) کبھی بیا چہی ما کوم سوال غوبنتے دے، ہغی کبھی دوئی لیکلی دی چہی دا مونر لیبرلے دے، د دہی ڊھانچہ مو اسٹیبلشمنٹ تہ لیبرلی دہ، زما دیکبھی دا سوال دے ضمنی جی چہی دا بہ کوم تاریخہ پوری یا کوم میاشتہ کبھی یا کوم کال کبھی بہ دا ڊھانچہ تیارہ شی او آخری منظوری د پارہ بہ ورکے شی؟

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان خان، کونسن 728-

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): جناب سپیکر، ہم اس کو Time limit میں ڈسکس کر کے پھر آپ کو Communicate کرونگا، کل ان سے بات کر کے ڈیپارٹمنٹ سے، لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جلد از جلد اس کے اوپر عملدرآمد ہو۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی۔

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی، خبرہ د دوئی تھیک دہ، زما ورسرہ دغہ دے خو دا بہ تاسو ما تہ پہ تیلی فون باندی وایئ کہ سبا پہ اسمبلی کبھی وایئ کہ ما بہ خپل دفتر تہ راغواړئ؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: زہ بہ پخپلہ تاسو تہ تیلفون وکرم او تاسو لہ بہ راشم او تاسو بہ پوہہ کرم۔

جناب شاہ حسین خان: مہربانی جی، مہربانی جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کونسچن نمبر 729، جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 729 (الف) (ب) پکار خودہ چي 'کنسرند' منسٹر موجود وے۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب، زہ موجود یم۔

جناب زرین گل: بنہ راغلی۔ محترم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کونسچن نمبر؟

جناب زرین گل: کونسچن نمبر 729، (الف) (ب)۔

جناب سپیکر: جی۔

* 729 _ جناب زرین گل: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تورغر کی قبائلی حیثیت کے خاتمے اور ضلع بننے کے بعد اس پسماندہ علاقے میں ڈسٹرکٹ، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی تعمیر مکمل کی جا چکی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہو تو مذکورہ ہسپتالوں کی عدم تعمیر کی وجوہات بتائی جائیں، نیز آیا موجودہ حکومت مذکورہ ہسپتالوں کی تعمیر کے پراجیکٹوں کو سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2013-14 میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، ابھی تک ڈسٹرکٹ تورغر میں کوئی ڈسٹرکٹ یا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں بنا ہے۔

(ب) اس سلسلے میں محکمہ صحت نے مراسلہ نمبر- 21/ SPO-II/ Health/ P&D/ 2010-11/ Tor Ghar to Cat-D Mansehra مورخہ 09 جون 2011 ترقیاتی منصوبہ برائے تورغر سینئر چیف کوآرڈینیٹر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے جس میں 9 بی ایچ یوز میں سے ایک بی ایچ یو کو 40 بستروں پر مشتمل کیٹگری ڈی ہسپتال میں اپ گریڈ کرنے کی تجویز تھی جسے ضلع کے سپیشل ڈیولپمنٹ پلان کے PC-1 میں بھی شامل کیا گیا تھا۔ جہاں تک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر کا تعلق ہے، اس کا فیصلہ مذکورہ بالا بی ایچ یو کے کیٹگری ڈی ہسپتال میں اپ گریڈ کرنے کے بعد کیا جائے گا کہ آیا کیٹگری ڈی ہسپتال کو مزید اپ گریڈ کر کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنایا جائے یا معقول مقام پر نیا ہسپتال تعمیر کیا جائے؟

جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب، دیکھنی دا تورغر چپی دے، دا Newly born district دے، پہ دیکھنی ڈی ایچ کیو نشہ، پکھنی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نشہ، پکھنی آر ایچ سی نشہ، دیکھنی ہوتل نہہ بی ایچ یوز دی۔ اوس چونکہ ستاسو د حکومت پالیسی چپی دہ ہغہ ڈیرہ بنہ دہ د ہیلٹھ بارہ کھنی، چپی کومو ضلعو تہ کومو ہسپتالونو تہ تاسو چپی کوم Facilitate کوئی نو مہربانی دا وکری چپی تورغر چپی کوم دے، چپی کوم دا حالات دی، ہغی نہ نشی مستفید کیدے نو Kindly زہ تاسو تہ ستاسو د ڈی چیئر پہ حوالہ زہ 'کنسرند' منسٹر صاحب تہ دا وایم چپی تاسو، کلہ چپی ڈی ایچ کیو جو ریبری، چپی کلہ بہ جو ریبری؟ کلہ چپی دغہ جو ریبری نو اوس مونر لہ پہ دہ نہہ بی ایچ یوز کھنی چپی کوم دے درہ بی ایچ یوز چپی کوم تحصیل سرہ منسلک دی، ہغہ مونر لہ د آر ایچ سی درجہ ورلہ ورکری، پہ ڈیک میتنگ کھنی مونر ہغہ یو پیکج جو کرے دے د ہیلٹھ بارہ کھنی، د تورغر، ہغہ Through ڈی ایچ او رار سیدلے دے متعلقہ

دیار تمنت تہ، نو Kindly پہ دہ د جناب وزیر صاحب غور و کیری چہ د دہ نہ
Facilitate شی۔

محترمہ نگت اور کزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پہلے تو اس کا یہ جواب دے دیں، کنسنڈ، منسٹر صاحب۔

محترمہ نگت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، میرا بھی اسی سے Related سوال ہے۔

جناب سپیکر: چلو چلو، نگت اور کزئی، میڈم نگت اور کزئی۔

محترمہ نگت اور کزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے میں وزیر
صحت صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ پشاور میں جو بے نظیر ہاسپٹل ہے جس پر دس کروڑ روپے کا خرچہ
آچکا ہے، شہید بی بی بے نظیر بھٹو صاحبہ کے نام پر جو پچھلی گورنمنٹ نے اس کو بنایا تھا اور اس پر دس کروڑ
روپے کا خرچہ آچکا ہے Already، تو کیا اس ہاسپٹل کو، شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کے نام پر جو یہ ہاسپٹل
ہے، کیا اس کو یہاں سے گورنمنٹ کسی اور ڈسٹرکٹ میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اور اگر رکھتی
ہے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ تو فریش کونسچن بنتا ہے۔

محترمہ نگت اور کزئی: یہ فریش ہے یا نہیں ہے، آپ ذرا چپ کر کے بیٹھیں، پلیز۔

جناب سپیکر: اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگت اور کزئی: تو سر، اس پر یہ ہے کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ آیا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں اس کا جو کونسچن ہے، اس کے ساتھ زیادہ Related ہو، وہ آپ فریش
کونسچن Put کر لیں، وہ لے لیں گے۔

محترمہ نگت اور کزئی: سر، یہ تو ہاسپٹل کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، دا دیرہ افسونا کہ خبرہ دہ چہ
دا زمونہ، خاص طور باندہی جتنے یہ دور دراز اضلاع ہیں، وہاں پر صحت کی سولتوں میں بہت
زیادہ، جب میں آیا اس وقت سے لیکر اب تک کافی مشکلات ہیں اور دیکھا جائے تو 67 سال اس ملک کے
ہوئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت ساری جگہوں پر جتنی آبادی ہے، اس لحاظ سے اتنی سولتیں نہیں

ہیں صحت کی، ایجوکیشن کی، دوسری، تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ فوری طور پر ہم کر رہے ہیں کہ جو بی ایچ یوز ہیں، انہوں نے کہا 9 بی ایچ یوز، اس میں سے ہم جو کیونگری ڈی ہاسپٹل اس کو Declare کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی یقین دلا رہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کہ اگر اس پر ان کا کام نہ ہو تو اس کو ہم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل Declare کر دیں گے، جب تک کہ اس کی الگ بلڈنگ نہ بن سکے تو وہی بی ایچ یوز کو ہم اپ گریڈ کر کے ان کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل میں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ کر دیں گے۔ جہاں تک گت اور کرنی صاحبہ کے سوال کا تعلق ہے تو یہ ایجوکیشن نہیں ہے کہ مطلب وہ اگر بے نظیر بھٹو کا نام ہے تو اس وجہ سے کہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، چونکہ یہ منتقل کرنے کا تو خیر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے اور جہاں تک نئی، چونکہ ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ نئی کنسٹرکشن نہیں ہوگی اس سال، تو اس لئے ہم نے اس کو نہیں چھوڑا، ان شاء اللہ تعالیٰ بے نظیر بھٹو اس ملک کی وزیراعظم رہی ہیں، ہم ان کا احترام کرتے ہیں، تو نام کا کوئی ایجوکیشن ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ تو ضرور یہ ہسپتال ہم بنائیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، زہ ڀیرہ شکر یہ ادا کوم د متعلقہ وزیر صاحب لیکن دیکھنی دا کیتگری ڀی چپی دے، دا خوبہ وروستو دغه کیری، زہ وایم چپی فوری طور باندی مونو ته د درې آر ایچ سیز ضرورت دے، د دریو تحصیلونو هغه بی ایچ یوز چپی دی، هغه Already په داسی ستیندر د اوس دې ERA والا جوړ کړی دی چپی هغه د آر ایچ سی لیول، خالی چپی دوی دا اعلان وکړی چپی دا دوی Facilitate کړی نو د هغی سره به ټول Entire تورغر ضلعی ته چپی کوم دے، چونکه د صحت په مد کبني تاسو ډیر بنه لکيا یی، موجوده حکومت ډیر بنه پروگرام دغه کړے دے چپی د هغی نه دا تورغر مستفید شی۔

(اس مرحلہ پر وزیراعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: شوکت خان۔

وزیر صحت: دیکھنی جی چونکہ تورغر ته زہ خپله هم تلے یم، ډیرہ لرې علاقہ ده، ډیر زیات پرابلمز دی خلقو ته خو زما خیال دا دے چپی کہ فرض کړه په دې

کیتگری ڈی ہاسپتیل باندی ستاسو کار بہ وشى، کہ نہ کپری فرض کرہ نو زہ تاسو سرہ بالکل کنبیناستو تہ تیار یم، کہ تاسو وائی چہ آر ایچ سی، زما خو خیال دا دے چہ زہ دسترکت ہید کوارتہر ہسپتال تاسو تہ دغہ کریم دہی سرہ سرہ، کہ تاسو وائی چہ نہ، ہغہ Delay شی آر ایچ سی نو ما تہ خہ اعتراض نشتہ دے۔
جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، زہ د وزیر صحت صاحب نہ صرف درہی آر ایچ سیز غوارم۔

وزیر صحت: ان شاء اللہ تعالیٰ د پینخو کالو د پارہ خودر سرہ بالکل وعدہ کولے شم، یو آر ایچ سی فوری طور باندی تاسو نشاندهی و کپری، ہغہ بہ درتہ مونر و کرو ان شاء اللہ او سیکند بہ بیا بل کال کنبی و کرو ان شاء اللہ، دا بہ درتہ دہی کال۔

جناب سپیکر: کونجین نمبر 730، محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ۔

* 730 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے جون 2013ء کے بعد میڈیکل آفیسرز کی ایڈہاک بیسز پر بھرتیاں کی ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ پوسٹوں کیلئے اشتہار کن کن اخبارات میں دیا گیا تھا، اشتہارات کی کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز ان پوسٹوں پر بھرتی کیلئے میرٹ کا طریقہ کار کیا تھا، میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی پوسٹری (وزیر صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت نے جون 2013 میں میڈیکل آفیسرز کی ایڈہاک بیسز پر بھرتیاں نہیں کی ہیں، تاہم پشاور ہائی کورٹ کے حکم مورخہ 10-29-2013 کے تناظر میں پرانے ایڈہاک ڈاکٹرز کی مدت ملازمت میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر مزید ایک سال توسیع کی گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہو گی کہ یہ وہی پوسٹ ہے جس کیلئے ہزاروں کی تعداد میں Applications آئی تھیں اور تقریباً اٹھارہ سو کوانٹریو کیا گیا تھا۔ یہ وہی پوسٹیں ہیں جو کورٹ کے کہنے پر ان کو دوبارہ کینسل کر دیا گیا تھا؟ سر ہیلتھ منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب شوکت خان، آپ جواب دیں اس کا پھر۔

وزیر صحت: آپ کا کونسی کچھ اور ہے یہاں پر اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ اس کے ساتھ Related، جو Concerned issue ہے، اسی کے ساتھ۔۔۔۔۔
محترمہ عظمیٰ خان: سر، یہ ایڈہاک، یہ کونسی نمبر 730 جناب سپیکر، ایڈہاک میمبر پر ڈاکٹرز کی، 730
میرا کونسی ہے، آپ نے اناؤنس کیا ہے، ایڈہاک ڈاکٹرز کی بھرتیاں ہیں۔
وزیر صحت: دیکھیں، وہی ہے بی بی! میں آپ کو بتا رہا ہوں، یہ آپ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔

Ms. Aneesa Zeb Tahirkheli: Mr. Speaker!

Mr. Speaker: Yes.

Ms. Aneesa Zeb Tahirkheli: He should address the Chair only, he should not talk to the Member directly, he should always address the Speaker.

وزیر صحت: بہت شکریہ جی، بہت شکریہ، تھینک یو۔ جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے کونسی کیا ہے، یہ
Basically دیکھیں ایک ایشو آیا تھا، یہاں پر، آپ کو یاد ہے کہ جب اسمبلی کا سیشن ہو رہا تھا تو کچھ ڈاکٹرز
صاحبان باہر مظاہرہ کر رہے تھے تو یہ اس میں 230 کے قریب یا 229، اس طرح کوئی ڈاکٹرز تھے، یہ ان
کو ہم نے جو انٹرویوز کئے تھے جو آپ اشارہ کر رہی ہیں کہ 1600 جو بھی آپ کہہ رہی ہیں، انٹرویوز تو ہم نے
سب کے کر لئے تھے لیکن ہم نے لینے تھے اس وقت Five hundred doctors جبکہ وہ ڈاکٹرز جو ہیں
وہ مظاہرہ کر رہے تھے، اس کے بعد پھر ہائی کورٹ کا بھی فیصلہ آ گیا تو ہم نے پہلے ان کو ایڈجسٹ کیا، اس کے
بعد جو پوسٹس رہ گئیں، اس پہ ہم نے مزید بھرتیاں کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: ٹھیک ہے۔ سپیکر صاحب! میں نے یہ ڈیٹیل مانگی تھی کہ مذکورہ پوسٹوں کیلئے اشتہار
کن کن اخباروں میں دیا گیا تھا، اشتہارات کی کا پیاں فراہم کریں، نیز پوسٹوں پر بھرتی کیلئے میرٹ کا طریقہ
کار کیا تھا، میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟ کچھ بھی نہیں دیا گیا جناب سپیکر، دو الفاظ میں بات ختم کی ہے کہ ہم
نے کورٹ کے کہنے پر انہی کنٹریکٹ ملازمین کو ایک ایک کنٹینٹیشن دے دی اور بس باقی کینسل ہو گئے، تو جناب
سپیکر! منسٹر صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں اور ان کا Written answer کچھ اور کہہ رہا ہے۔

جناب سپیکر: مطلب یہ کونسے اخبارات میں آیا ہے جو کہتے ہیں، اس کا جواب دیں کہ اشتہارات۔۔۔۔۔
محترمہ عظمیٰ خان: اصل میں Answer اس کا Complete بالکل نہیں ہے، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں
کہ اپوائنٹمنٹس۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جی بالکل، میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: جی۔

وزیر صحت: کہ جو آپ نے مانگا تھا کونسین، وہ اس طرح جواب نہیں ہے، میں بالکل اتفاق کرتا ہوں اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: ٹھیک ہے۔

وزیر صحت: لیکن اب جو یہ آپ نے کونسین کیا ہے کہ وہی ڈاکٹرز ہیں تو میں نے آپ کو Explain کیا کہ بالکل ہم نے جو 500 ڈاکٹرز لینے تھے، اس کیلئے ہم نے اشتہارات دیئے، 1600 سے زائد لوگوں نے اس میں انٹرویوز دیئے لیکن چونکہ کورٹ کا فیصلہ آ گیا کہ جی، آپ ان لوگوں کو ایڈجسٹ کریں تو پھر ہماری مجبوری تھی کیونکہ ان لوگوں نے بھی Apply کیا ہوا تھا۔ چونکہ وہ Already کام کر رہے تھے تو ان کو ہم نے پہلے لیا، جو پوسٹیں خالی رہ گئی تھیں، انہی لوگوں میں سے ہم نے پھر لیے ہوئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: ہیلتھ منسٹر صاحب ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ انہوں نے بھرتیاں کی ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا۔۔۔۔۔

وزیر صحت: غلطی نہیں کی، اس کے کونسین میں جواب غلط آیا ہے، بالکل میں ایڈمٹ کرتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ خان: Next time ڈیپارٹمنٹ ایسا Incomplete answer نہ دے جناب سپیکر،

اگر وہ ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ کیا ہے؟

وزیر صحت: بالکل میں ایڈمٹ کرتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ خان: تو پھر Answer میں Reflect ہونا چاہیئے تھا کہ بھرتیاں ہوئی ہیں اور فلاں فلاں

اس میں سلیکٹ ہوا ہے۔ Whatever, I am satisfied، منسٹر صاحب ایڈمٹ کر رہے ہیں۔

وزیر صحت: نہیں سلیکشن میں غلطی نہیں ہوئی ہے، سلیکشن کے اندر کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Question No. 731. Question No. 731, Mohtarma Uzma Khan Sahiba.

* 731 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جب بھی کوئی اے ڈی پی پراجیکٹ نان اے ڈی پی سائڈ پر آتا ہے تو پراجیکٹ کے تمام ملازمین کو Terminate کر دیا جاتا ہے اور ان پوسٹوں کو دوبارہ مشتمل کر کے اس پر بھرتیاں کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جیسا کہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کی حکومتوں نے پراجیکٹ پالیسی کی شق نمبر (IV) 9 کو ختم کر کے موجودہ پراجیکٹ ملازمین کو پراجیکٹ کے ساتھ نان ڈیولپمنٹ سائڈ پر شفٹ ہوتے ہی اپنی پوسٹ کے ساتھ نان ڈیولپمنٹ سائڈ پر جانے کا حق دیا ہے تو کیا خیبر پختونخوا کی حکومت کا اسی طرح کے اقدامات کرنے کا ارادہ ہے اور کب تک اس پر عملی اقدامات کئے جائیں گے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر صحت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، صوبہ خیبر پختونخوا کی پراجیکٹ پالیسی 2008 کی شق نمبر 10 (V) کے تحت پراجیکٹ کی تکمیل پر پراجیکٹ ملازمین نوکری سے برخاست کر دیئے جاتے ہیں، تاہم اگر پراجیکٹ کو نئے فیز پر وسعت دی جائے تو ضروریات کو مد نظر رکھ کر ملازمین کی اسی پراجیکٹ میں دوبارہ تعیناتی کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب، سندھ اور بلوچستان کی پراجیکٹ پالیسی کی شق نمبر 9 (IV) کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد خیبر پختونخوا حکومت مناسب اقدامات کرے گی۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! کوئی بھی پراجیکٹ جب اے ڈی پی میں آتا ہے تو اس کیلئے ایمپلائز لے جاتے ہیں، اس کا وہی طریقہ کار ہوتا ہے، میرٹ پہ ان کی بھرتیاں ہوتی ہیں اور جب وہ پراجیکٹ اے ڈی پی سے اپنا Tenure complete کر کے نان اے ڈی پی سائڈ پر جاتا ہے جناب سپیکر، تو ان تمام ملازمین کو Terminate کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ فریش اپوائنٹمنٹس کی جاتی ہیں جناب سپیکر! جو سراسر ناانصافی ہے۔ سپیکر صاحب! مجھے آپ کی اٹینشن چاہیے ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بولیں جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، ان ملازمین کو Terminate کر دیا جاتا ہے جناب سپیکر جو سراسر ناانصافی ہے۔ یہی ملازمین پھر کورٹ کی طرف جاتے ہیں اور کورٹ سے Decision لے کے پھر دوبارہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف آتے ہیں اور انہیں پھر ریگولر کر دیا جاتا ہے، یہ ایک نارمل پروسیجر بن گیا ہے کہ وہ یہاں سے Terminate ہو کے کورٹ جائے گا، کورٹ سے آرڈر لے کے وہ پھر آ کے ریگولر ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، جبکہ پنجاب، سندھ، بلوچستان میں انہوں نے یہ شق ختم کر دی ہے اور جو بھی پراجیکٹ نان اے ڈی پی سائڈ پر جاتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے ایمپلائز ریگولر ہو جاتے ہیں۔ میں نے اس کو کسچن میں پوچھا تھا جناب سپیکر کہ آیا حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ وہ بھی اسی طرز پر اقدامات کرے؟ انہوں نے کہا کہ جائزہ لینے کے بعد حکومت اقدامات کرے گی، کوئی ٹائم فریم نہیں ہے کہ حکومت کب کرے گی؟ میرے کسچن

کے آنے کے بعد کرے گی یا اس سے پہلے بھی حکومت نے کچھ کیا ہے اس بارے میں؟ جناب سپیکر، جب یہ ایملپلائز کورٹ جاتے ہیں، Hundreds کی تعداد میں وہاں پہلے بھی کیسز بینڈنگ ہیں، کورٹ جب جاتے ہیں، یہ Stay پر ہوتے ہیں، یہ گورنمنٹ سے تنخواہ لیتے ہیں، اگر کیس سال بھی چلتا ہے تو وہ گورنمنٹ سے Pay لے رہے ہوتے ہیں، گورنمنٹ کا بھی نقصان ہے جناب سپیکر، پراجیکٹ بھی بینڈنگ ہوتا ہے، آپ اس پہ فریش اپوائنٹمنٹس بھی نہیں کر پاتے، ایک تو یہ لوگ اتنی محنت کرتے ہیں، پراجیکٹ کو کامیاب بناتے ہیں، ریگولر سائڈ پر لاتے ہیں اور پھر ان کو Terminate کر دیا جاتا ہے جناب سپیکر، مجھے یہ بتایا جائے کہ حکومت کتنی Sincere ہے اس شق کو ختم کرنے میں؟

Mr. Speaker: Concerned Minister concerned Minister, Shaukat Yousafzai.

وزیر صحت: یہ انہوں نے بات کی، دیکھیں میرے خیال سے یہ جو پالیسی ہے ایڈہاک کی، کنٹریکٹ کی اور یہ بڑے مشکل حالات میں اس طرح کے Decisions لیے جاتے ہیں کیونکہ پوسٹیں جب ضرورت پڑتی ہے تو آپ پوسٹیں بھیجتے ہیں پبلک سروس کمیشن کو، اس میں بڑی دیر لگ جاتی ہے، اب یہ ایجوکیشن میں، ہیلتھ کے اندر بہت ساری پوسٹیں جو اس وقت پبلک سروس کمیشن کے پاس ہیں لیکن ہم انتظار کر رہے ہیں، اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو چار سالوں میں پھر ڈاکٹر ز بھی نہیں پورے کر سکیں گے۔ یہ پراجیکٹ کا تو ایٹھویہ ہوتا ہے کہ پراجیکٹ میں زیادہ تر فنڈنگ باہر سے آتی ہے وہ فوراً اپنی ریکورٹمنٹ کرتے ہیں۔ یہ جو انہوں نے کونسلین اٹھایا ہے کہ اس کو Permanent کرنے کا یا جو پالیسی چیئنج کرنے کا، یہ ہم دیکھ لیں گے کیونکہ یہ تو جو پالیسی ہوتی ہے زیادہ تر اس میں ٹھیک ہے کہ گورنمنٹ ریکورٹمنٹ کرتی ہے لیکن جو پراجیکٹ کی اپنی ضروریات ہوتی ہیں تو ضروریات کے مطابق پھر وہ اس طرح کے فیصلے ہوتے ہیں۔

ایک رکن: (دوسرے اراکین سے) یہ اسٹیبلشمنٹ کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی میڈم محترمہ عظمیٰ خان صاحبہ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! میرا کونسلین یہ تھا کہ یہاں پہ انہوں نے لکھا ہے کہ جس طرح پنجاب، سندھ، بلوچستان نے اس شق کو ختم کر دیا، جب وہاں پہ کوئی پراجیکٹ ریگولر لائز ہوتا ہے تو وہی پرانے ایملپلائز اس کے ساتھ ریگولر سائڈ پہ چلے جاتے ہیں اور انہوں نے Answer دیا ہے کہ ہم انہی دوسرے صوبوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہم بھی اسی طرح اقدامات کریں گے، تو گورنمنٹ نے کتنے اقدامات کئے

ہیں یا ابھی میرے کونسنجن کے بعد اقدامات کرے گی، کب تک کرے گی؟ کوئی ٹائم فریم تو ہو گا جناب سپیکر صاحب! اس کا۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! دیکھیں یہ جو ہے نا، Already جواب میں لکھا ہوا ہے کہ خیر پختہ نخواستہ حکومت مناسب اقدامات کرے گی، بات یہ ہے کہ اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پراجیکٹ شروع ہوا، اس میں ریگولر ملازمین وہاں چلے جائیں تو پھر یہاں کیا ہو گا جو ریگولر آپ نے رکھے ہوئے ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک ادارے کو Suffer کر کے دوسرے کو، یہ تو Possible نہیں ہے نا، یا تو آپ کے پاس ایکسٹرا لوگ رکھے ہوں جس طرح پولیس میں ریزرو پولیس ہوتی ہے، اگر آپ ریزرو ملازمین رکھیں گے تو وہ ایک الگ پنڈورا بکس کھلے گا، الگ ایٹو ہو گا لیکن میرے خیال سے صحیح یہ ہے کہ پراجیکٹ تو ایک سال دو سال کیلئے ہوتا ہے، اس کیلئے تو آپ نہیں کر سکتے ہیں کہ Permanent ملازمین کو لے سکیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو کوئی اضافی Incentive یا وہ ملنا چاہیئے۔

وزیر صحت: سر، بات یہ ہوئی ہے کہ گورنمنٹ اس کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس میں کتنی بہتری لاسکتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عظمیٰ میڈم۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، جو بھی پراجیکٹ ریگولر ہونے کیلئے جاتا ہے، وہ اے ڈی پی سکیم ہوتی ہے، پراجیکٹ ہوتا ہے، جب وہ ریگولر ہوتا ہے تو وہ نان اے ڈی پی سائڈ پہ چلا جاتا ہے تو اس Tenure میں جن جن ایپلائرز نے ان کے ساتھ کام کیا ہوتا ہے، ان کو Terminate کر دیتے ہیں، پراجیکٹ وہیں رہتا ہے، اس پہ فریش اپوائنٹمنٹس کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

محترمہ عظمیٰ خان: تو میں کہنا چاہ رہی ہوں کہ تین چار سال جب پراجیکٹ چلا ہے، جن ایپلائرز نے کام کیا ہے، پراجیکٹ وہیں ہے، ریگولر ہو رہا ہے تو انہی کو آپ دوبارہ لیں۔ تین چار سال وہ کام کر لیتے ہیں، Experienced بھی ہیں اور میرٹ پہ آئے ہوتے ہیں تو انہی کو آپ ریگولر کریں۔

وزیر صحت: بالکل، میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں لیکن دیکھیں مختلف نوعیت کے مختلف پراجیکٹس ہوتے ہیں، اب Technical know how ایک پراجیکٹ کیلئے ہوتی ہے، آپ دوسرا پراجیکٹ

شروع کریں، شاید اس کی وہ Technicality نہیں ہو، تو یہ کیسے Possible ہے کہ ہم ایک چیز کو دوسرے میں لگا دیں کہ جی آپ یہ کام کر لیں؟ لیکن بہر حال بالکل میں چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے کے لوگ ہیں، ان کو جتنا ہم Accommodate کر سکتے ہیں، پڑھے لکھے نوجوان، پڑھے لکھے لوگ ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ جو Experience gain کریں گے، چاہیے کہ ہم ان کو پہلے Priority دیں۔

جناب سپیکر: اچھا اس طرح ہے، اس میں شوکت خان! اس کا پوائنٹ بہت Valid ہے، اگر آپ اس کو Privately مل لیں اور اس کا جو Satisfaction ہے، وہ کر لیں اور جو ایشوز ہیں، آپ ان کو 'پراپر' ڈسکس کر کے اس کو مطمئن کر لیں۔

Minister for Health: Okay, okay.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے؟

وزیر صحت: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: عظمیٰ خان نے سارے کو لٹچنز بھیجے ہیں۔ محترمہ، کونسنجین نمبر 732، میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، جو پچھلا کونسنجین گزرا Coming Private Members` Day

پہ میرا اسی سے Regarding Bill آ رہا ہے، اگر مسٹر صاحب ابھی ایشورنس دیدیں کہ وہ اسے سپورٹ کریں گے تو I will be very oblige

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی۔

محترمہ عظمیٰ خان: پراجیکٹ ایمپلائز کے بارے میں 731؟

وزیر صحت: نہیں، پراجیکٹ ایمپلائز (والا) نہیں ہے، 732 آپ کا وہ ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: 732 میں کر رہی ہوں لیکن میں آپ سے ذرا ایشورنس مانگ رہی ہوں کہ 731 پہ میرا پرائیویٹ ممبر ڈے پہ بل آ رہا ہے پراجیکٹ پالیسی ریگولر ایشن پہ سر۔

وزیر صحت: نہیں 732 آپ کا بی بی! ٹراماسٹر کے حوالے سے ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: میں 731 کی بات کر رہی ہوں سر۔

(قطع کلامیاں)

وزیر صحت: دیکھیں مجھے کوئی وہ نہیں ہے لیکن یہ اسمبلی کا فیصلہ ہونا چاہیے، دیکھیں آج ہم حکومت میں ہیں، کل کوئی اور حکومت میں تھے، یہ ایک پالیسی ہونی چاہیے صوبے کیلئے لیکن اگر ہم اس طرح کریں گے

تو شاید میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک پراجیکٹ کے لوگوں کو دوسرے پراجیکٹ کی کافی مشکلات ہونگی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: شکر یہ، جناب سپیکر۔ بنیادی طور پر اگر آپ دیکھیں تو یہ اسٹیبلشمنٹ کے

وزیر سے سوال ہے، Mr. Shaukat Yousafzai is not the Minister for Establishment, I think he is only, probably, only deputed to answer this Question or he is not clear

ساتھ کہتے ہیں ایٹورنس بھی دے رہے ہیں جواب میں، اب بنیادی طور پر Minister should always come prepared for the answer, clear minded.

کے Behalf پہ دے رہے ہیں جو کہ شاید آنریبل سی ایم صاحب ہیں تو ان کو بتانا چاہیے۔ میں عظمیٰ خان کا بھی، اس پوائنٹ پہ وہ اپنے علیحدہ بل میں، اسی سے Related بل ہے جس پر وہ اپنا پوائنٹ بتاتی ہیں کہ

اسی سے Related آ رہا ہے۔ ایک طرف وہ کہہ رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا گورنمنٹ اس پر Consider کر رہی ہے کہ پنجاب، بلوچستان اور سندھ کی طرح ہم اس پر غور کریں گے تاکہ جو اے ڈی پی سکیمز ہیں،

جب وہ نان اے ڈی پی بنتی ہیں تو اس میں وہی سارے ایپلائرز آنے چاہئیں نہ کہ فریش ریکروٹمنٹ ہو، It's very simple, he has just simply to understand the whole thing and then answer accurately.

جناب سپیکر: اچھا میڈم، ابھی جو محترمہ کا کونسلین ہے، اس سے Related آپ اس کا جواب دیں۔ کونسلین 732۔ کونسلین 732۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، 731 پہ ایٹورنس نہیں دی آپ نے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس پہ کیا ایٹورنس دی جاسکتی ہے، آپ مجھے بتائیں؟ میں کہہ رہا ہوں کہ صوبائی حکومت اس پہ غور کر رہی ہے، اس میں اور زیادہ کیا آپ کو ایٹورنس ملے گی؟

جناب سپیکر: کونسلین 732۔

* 732 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں کوئی برن سنٹر موجود نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اس ضمن میں کیا عملی اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے میں جلے ہوئے افراد کے علاج کیلئے صوبائی حکومت نے دو سکیمیں شروع کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- شہید بے نظیر بھٹو برن اینڈ ٹراما سنٹر: یہ سنٹر حیات آباد میڈیکل کیمپس میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی نگرانی میں زیر تعمیر ہے جو کہ 60 بستروں پر مشتمل ہے۔

2- برن اینڈ ٹراما سنٹر پشاور: اس سکیم کی منظوری سی ڈی ڈبلیو پی نے 14-03-2012 کو دی ہے جس کی لاگت 217.50 ملین روپے ہے۔ یہ سکیم دو سال میں 2014-06-30 کو مکمل ہوگی۔ یہ برن سنٹر بھی 60 بستروں پر مشتمل ہے۔ دونوں سنٹرز زیر تعمیر ہیں اور فی الوقت آپریشنل نہیں ہیں۔ 60 بستروں پر مشتمل برن اینڈ ٹراما سنٹر پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں برن یونٹس موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ہسپتال	استعداد یا بیڈز کی تعداد
1	خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور	6
2	لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	6
3	ایوب ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد	18
4	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لوہڑی	16

محترمہ عظمیٰ خان: ٹھیک ہے، سپیکر صاحب۔ سر 732 میں برن سنٹر کے بارے میں لکھا ہے کہ دو

Under process ہیں، Under construction ہیں اور یہ چار ہیں، یہ Different

Hospitals میں Functioned ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ ایم ایم اے گورنمنٹ میں بھی نشتر

آباد میں ایک برن سنٹر کاسنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور یہاں موجود بہت سے اراکین نے اس میں شرکت کی

تھی، عنایت اللہ منسٹر صاحب ان دنوں ہیلتھ منسٹر تھے، ان کو بھی زیادہ پتہ ہوگا، اگر Kindly وہ ہمیں بتا

سکیں کہ اسے کیوں نہیں Utilize کیا گیا، نیا کیوں بنایا گیا، وہ بلڈنگ کس کام آرہی ہے آجکل؟

جناب سپیکر: جناب شوکت علی یوسفزئی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، انہوں نے اچھا سوال اٹھایا، چونکہ یہ صوبہ اگر ہم دیکھیں تو دہشت گردی کا شکار ہے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ برن سنٹر اسی دن سے شروع ہو جانا چاہیے تھا جس دن ہم نے Accept کیا کہ یہ جنگ ہم لڑ رہے ہیں، بد قسمتی یہ ہے کہ اس صوبے میں جنگ تو ہوتی رہی اور لوگ بیچارے Suffer ہوتے رہے، لوگ بموں کے اندر جلتے رہے لیکن برن سنٹر یہاں نہیں بن سکا، تو یہ ان شاء اللہ تعالیٰ دو برن سنٹرز جو ہیں، وہ زیر تعمیر ہیں اور جون 2014 تک ان شاء اللہ یہ تعمیر ہونگے۔ اس میں سے ایک جو ہے یہ ورکر ویلفیئر بورڈ کی نگرانی میں شروع ہوا ہے لیکن اس کا مسئلہ یہ ہے کہ فیڈرل جو پی ایس ڈی پی ہے، اس کا فنڈ تھوڑا سا Delay ہوا ہے تو وہ ہم نے ریکویسٹ کی ہے ان کو، کیونکہ یہاں پہ جتنے بھی فیڈرل اس کے منصوبے ہیں جس میں LHW کا آپ کو پتہ ہے ایشو آیا، انہوں نے سیلری بند کی، تو یہ ساری چیزیں ہیں لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے، انہوں نے پازیٹیو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!

وزیر صحت: ایک بار میں جواب دے دوں، پھر آپ بولیں خیر ہے۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ امید ہے کہ جون 2014 تک دو برن سنٹر تعمیر ہونگے۔ بی بی نے نشتر آباد کی جو بات کی ہے، چونکہ مشکل یہ ہے کہ جتنے بھی ہمارے ہاسپٹلز بنے ہیں یا وارڈز بنے ہیں، آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایسٹ آباد میں ایک Peeds ward بنا ہے، ایک ایل آر ایچ میں ہماری کیجو لٹی، بنی ہے لیکن جناب سپیکر، ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف بلڈنگز بنی ہیں، اس کے اندر نہ Cooling کا کوئی سسٹم ہے، نہ Heating کا کوئی سسٹم ہے، نہ اس میں جو Requirements ہوتی ہیں، وہ ساری چیزیں اسمیں نہیں ہیں، تو اب اس کا دوبارہ پی سی ون ہم بنا رہے ہیں تو ان شاء اللہ یہ جو آپ نے برن سنٹر کی بات ہے، اس میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی کہ یہ برن سنٹر ہے، تو اس لئے ہم نے اس کو میڈیا ٹیسٹ سی جو بہت بڑا ایشو ہے اور اس کیلئے سارے انتظامات بھی ہو گئے ہیں، اس کیلئے فنڈ بھی ہو گیا ہے، اس کیلئے جو فرنیچر، جو چیزیں Required ہیں، وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ لوگوں نے حل کر دیں، وہ بھی ہو جائیں گی اور یہ جو دو برن سنٹر ہیں، ان شاء اللہ یہ اس صوبے کو تو ملیں گے اور اس کے علاوہ بنوں اور ملاکنڈ میں بھی ان شاء اللہ اور پتھال میں برن سنٹرز جو ہیں، وہ بن رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میڈم عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! یہ ایک برن سنٹر جو ورکرز ویلفیئر بورڈ کے فنڈ سے تعمیر ہونے جا رہا ہے، وہ تو شاید ہی تعمیر ہو کیونکہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی تو خود اپنی فنڈنگ بند ہے، دو مہینے سے کسی بھی

ورکرز ویلفیئر بورڈ یا لیبر کے کسی بھی نمائندے، بندے کو، کسی بھی ایسپلائی کو کوئی تنخواہ وغیرہ نہیں دی جا رہی اور یقیناً یہ صورت حال باقی صوبوں میں بھی جاری ہے، اگر ایسی سیچویشن رہی تو پھر گورنمنٹ کیا کرے گی، یہ برن سنٹر تو بن نہیں جائے گا؟
جناب سپیکر: شوکت صاحب۔

وزیر صحت: ہماری Responsibility ہے گورنمنٹ کی کہ ہم برن سنٹرز بنائیں اور ایک نہیں میرے خیال میں ہر ڈویژن میں بننا چاہیے، تو ہم اس چیز کا انتظار نہیں کریں گے کہ ہمیں وفاق فنڈ نہیں دے رہا، اس کیلئے انتظامات ہم کر رہے ہیں ان شاء اللہ، ہم نے آپ کو Date دی ہے کہ جون 2014 میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس صوبے کو دو برن سنٹرز ملیں گے، تو چاہے وہ ہم اپنے پیسوں سے کریں یا ان سے کرائیں، یہ ہماری Commitment ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا، آپ مطمئن ہیں؟
محترمہ عظمیٰ خان: جی مطمئن ہوں۔
محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 733, Uzma Khan.

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!
محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! ٹائم دے دیں ان کو۔
جناب سپیکر: اچھا، اس کو مائیک دے دیں۔
محترمہ عظمیٰ خان: ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، ان کو ٹائم دے دیدیں۔
جناب سپیکر: محترمہ نگہت اور کرنی صاحبہ۔
محترمہ نگہت اور کرنی: آپ بات کر لیں، پھر میں۔
محترمہ عظمیٰ خان: نہیں نہیں، پلیز آپ۔
جناب سپیکر: دیکھو آپ بھی تھوڑا۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر، ضمنی سوال، دیکھیں اسی میں ایک ایسا نکتہ موجود ہے کہ جو ہمارے آئربیل منسٹر صاحب ہیں، ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں، انہوں نے یہاں پر جو برن سنٹرز کی بات کی ہے اور اس میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے جو عظمیٰ بی بی نے یہ لکھا ہے، اس میں وہ یہ کہتی ہیں کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی

نگرانی میں زیر تعمیر ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہم نے اپنی بات یہاں پر اس لئے کرنا ہوتی ہے کہ کل جو ہنگامہ ہوا ہے تو آج، وہ جو کمیٹی بنی ہے تو اس کے بارے میں سراج الحق صاحب کو اور، ہیلتھ منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہیے تھا کہ جو چار پانچ سو لوگ ورکرز ویلفیئر بورڈ سے نکالے گئے ہیں اور یہ تھوہیں ان کی رکی ہوئی ہیں، ان کے بچے پڑھ رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وفاق سے فنڈ جو ہے، وہ بند ہے تو اس کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ تو ہم تو یہ اقدامات کا پوچھنا چاہتے ہیں تو جہاں پر بھی لفظ آتا ہے اس پر ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم ضمنی سوال کریں، تو اس کے بارے میں اگر منسٹر صاحب بات کریں۔

جناب سپیکر: اچھا۔ کونسچن نمبر 733۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، پہلے ان کا Answer دے دیں۔

جناب سپیکر: 733، کونسچن نمبر 733۔

محترمہ نگہت اور کزئی: سر، اس کا جواب دیا ہی نہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس نے اپنا واپس لے لیا، اس نے کہا کہ میں مطمئن ہوں۔ اس نے کہہ دیا ہے، میں نے پوچھ لیا ہے۔ اب 733، (قطع کلامیاں) میڈم بولیں آپ، آپ بولیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آخر میں موقع دیں گے، یہ Questions and Answers ختم ہو جائیں، آپ اس پر Attention کر لیں، اس پر بات کر لیں گے۔ میڈم! آپ بولیں، اس کے بعد آپ کو دیں گے، یہ ختم ہو جائیں، Questions / Answers ختم ہو جائیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! سر، Kindly یہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کا بہت Important Issue ہے، میرے کونسچن کے بعد سہی لیکن آپ ان کو ٹائم ضرور دیں سپیکر صاحب، مسائل ہیں ڈسکس ہونگے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھو ہم نے قانون کے تحت اس کو چلانا ہے، ابھی آپ نے جو کونسچن کیا ہے، اس کے متعلق آپ بات کریں۔

* 733 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اپر دیئر میں ڈاکٹرز کیلئے ہاسٹل موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہاسٹل میں ڈاکٹروں کے علاوہ اور لوگ بھی رہائش پذیر ہیں؛ نیز ہاسٹل میں کتنے کمرے ہیں اور کس کس کو الاٹ کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہاسٹل میں کمروں کی تعداد 32 ہے جن میں اور لوگ بھی رہائش پذیر ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- 1- 5 کمرے سول جج عدالت دیر بالا
- 2- 2 کمرے ای ڈی او فنانس، دیر اپر
- 3- 2 کمرے اینٹی کرپشن۔
- 4- 2 کمرے سی اینڈ ڈبلیو
- 5- 1 کمرہ ای پی آئی کوآرڈینیٹر
- 6- 1 کمرہ ڈاکٹر رفیع اللہ
- 7- 1 کمرہ پاسپورٹ آفس
- 8- 1 کمرہ ڈرگ انسپکٹر
- 9- 1 کمرہ واپڈ اسپرنٹنڈنٹ
- 10- 1 کمرہ ڈاکٹر ہمایون نمائندہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن۔
- 11- 1 کمرہ ڈاکٹر محمد طاہر

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! Next میں تو آپ کو خود ہی اندازہ ہو گا کہ یہ کون کس کیمٹی کے سپرد ہونا چاہیے، آپ خود ہی دیکھ لیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ اپر دیر ڈی ایچ کیو کے ساتھ ڈاکٹر زکا ہاسٹل موجود ہے؟ انہوں نے کہا کہ 32 کمرے ہیں اور کمرے کس کو الاٹ ہیں جناب سپیکر؟ پانچ سول جج عدالت دیر بالا کو، دو کمرے ای ڈی او فنانس کو، دو کمرے اینٹی کرپشن کو، دو کمرے سی اینڈ ڈبلیو کو، ایک کمرہ ای پی آئی کوآرڈینیٹر کو، ایک کمرہ ڈاکٹر رفیع اللہ کو، ایک کمرہ پاسپورٹ آفس ہے جناب سپیکر، ایک کمرہ ڈرگ انسپکٹر کو، ایک کمرہ واپڈ اسپرنٹنڈنٹ کو اور ایک کمرہ جو ڈبلیو ایچ او کا نمائندہ ہے، ڈاکٹر ہمایون اور ایک کمرہ ڈاکٹر محمد طاہر کو۔ اس میں تین بندے ایسے ہیں جو Illegible ہیں وہاں رہنے کیلئے۔ جناب سپیکر! آنکھوں دیکھا حال سناؤنگی کہ وہاں خود پولیس آئی اور ایک دیوار کھڑی تھی، وہ گرا کر نئی دیوار Construct کی اور دو تین

کمرے بجھ کیلئے سائڈ پر کر دیئے اور باقاعدہ اس میں دیوار بنی، تقریباً دھاہا سٹل اپنی سائڈ پر کر دیا۔ سپیکر صاحب! اس کو کسچین کو ضرور کمیٹی کو ریفر کریں، اتنا Clear answer آنے کے بعد بھی جناب سپیکر، ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔ شوکت یوسفزئی صاحب! جواب دے دیں اس کا۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ بالکل۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: (آواز سنائی نہیں دے رہی) دہی نہ بہ خان نہ خلاصو، د ممبرانو دا د آسری خاٹی دے، دلته بہ جی راخی۔ زہ جی ڊیر افسوس سرہ دا خبرہ کوم 32 کمری دی، پہ 32 کمر و کبني 18 کمری غیر متعلقہ کسانو سرہ دی، زہ دا خبرہ ځکه کوم چي دې پسي وروستو زما سوالونه راروان دی۔ جناب سپیکر صاحب! دلته کبني چي مونږ کومه خبرہ وکړو، تاسو مونږ ته وايي چي په دیکبني مرکز Involve دے، دا زمونږ وس کبني نه ده، دا سٹینڈنگ کمیٹی هم ستاسو وس کبني نه دی؟ اووه میاشتی د دې حکومت و شولې جناب سپیکر صاحب، دا د دې صوبې سرہ نا انصافی ده، جج د سٹوڈنٹانو کمر و کبني څه کوی، فنانس ای ډی او هلته کبني څه کوی؟ جناب سپیکر صاحب! زمونږ به تاسو ته دا دست بستہ گزارش وی، د سٹینڈنگ کمیٹی اعلان وکړه، که په مونږ د اپوزیشن ملگرو باندې، په مونږ دې نه چلیبری خپل کسان برابر کړی خو که دا حکومت چلوئ او اصلاحات کوئ، دا صوبه چلوئ (تالیاں) برانې خدا د دغه شی زر اعلان وکړی چي د ملگرو د زړه نه دا وسواس وخی۔ جناب سپیکر صاحب! مونږ به چاته خبره کوؤ؟ سٹینڈنگ کمیٹی ته لار شی، کومه ده یو سٹینڈنگ کمیٹی تر اوسه پورې؟ اعلان وکړی زما به دا گزارش وی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ جس طرف عظمیٰ خان نے اشارہ کیا ہے، یہ سابقہ دور میں یہ ہوا ہے، الاٹ کئے گئے ہیں لوگوں کو لیکن ہم نے (قطع کلامیاں) بتا رہا ہوں نا، آپ سنو تو سہی۔ سابقہ دور

میں یہ الاٹ ہوئے تھے، ہم نے ان کو نوٹسز ایشو کر دیئے، سوائے ایک نچ صاحب کے، شاید ان کو ہم زبردستی نہ نکال سکے لیکن باقی جو ہیں، ان شاء اللہ ان کو By force ان سے ہم خالی کر رہے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میڈم!

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: زما د منسٹر صاحب نہ دا ضمنی سوال دے جی، دوئی وائی چچی پہ دیکھنی مونی نوٹسپی ایشو کری دی، دھغی نوٹسو کا پپانہی تاسو سرہ دلتنہ کبھی شتہ، تاسو راوری دی خان سرہ؟

وزیر صحت: یہ تو ہم آپ کو Provide کر دیں گے، آپ نے ابھی کوٹسچن اٹھایا ضمنی، آپ دے دیں کوٹسچن، جمع کرادیں اسمبلی میں اور ہم آپ کو مہیا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: میں ایک بات کرتا ہوں، نہیں اگر اسمبلی کے فلور پر یہ کہتے ہیں کہ میں خود اس کو چیک کر لوں گا کیونکہ اسمبلی کے فلور پر جو بات ہو، وہ پریکٹیکل بات ہو اور غیر ذمہ دار بات نہیں ہونی چاہیے۔

جناب شاہ حسین خان: یہ ہمیں نوٹس کی کاپی مہیا کر دیں کہ بھائی ہاں ہم نے یہ نوٹسز بھیجے ہیں، سول نچ تو خیر مستثنیٰ کر دیا انہوں نے لیکن یہ نوٹسز دکھا دیتے تو ہماری تسلی ہو جاتی اور موؤر کی بھی تسلی ہو جاتی۔ مہربانی۔

وزیر صحت: یہاں پر جو فلور پر بات ہوتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ایک ذمہ دار منسٹر کی حیثیت سے آپ کو بتا رہا ہوں، اگر آپ کوٹسچن میں مانگ لیتے کوئی کہ جی ہمیں وہ نوٹسز بھی دکھادیں، ہم نوٹسز بھی آپ کو دیتے، یہ تو میں نے ایکسٹرا بات آپ کو بتائی کہ اقدامات کیا کئے ہیں؟ تو ہم نے اقدامات کر لئے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ، جن لوگوں نے ماضی میں غلطی کی ہے اس کو سدھار رہے ہیں، ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھو ہمارے پاس بہت بڑا ایجنڈا ہے تو آپ Kindly تھوڑا بی بی! آپ اس سے مطمئن ہیں؟
محترمہ عظمیٰ خان: سر، I am not satisfied، سر، مسئلہ تو ہمیں سول نچ سے ہی ہے، سول نچ تو

بذات خود آکر نہیں بیٹھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تازہ تازہ راغلے دے۔

محترمہ عظمیٰ خان: اس کا سٹاف بیٹھا ہوتا ہے جناب سپیکر، پتہ نہیں ان کے کچھ لوگ آتے رہتے ہیں، سارا ماحول تو انہی لوگوں نے خراب کیا ہے، اوپر سے دیواریں بھی جج نے ہی بنائی ہیں۔ ای ڈی او فنانس، باقی نے کچھ نہیں کیا، وہ بیٹھے رہیں گے تو میرے خیال میں ماحول تو چینیج نہیں ہوگا، وہی رہے گا۔
جناب سپیکر: جناب شوکت صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: ہغہ نو تیسپی بہ کله؟

جناب سپیکر: اگر آپ کا پھر بھی کوئی کونجین ہے تو؟

وزیر صحت: اس کونجین میں اگر یہ بتایا جاتا کہ کون کون رہتے ہیں اور کب سے رہتے ہیں؟ تو ہم آپ کو وہ بھی بتا دیتے کہ کب سے رہ رہا ہے؟ ہم نے تو آپ کو بتا دیا کہ ایک غلط طریقے سے رہ رہے ہیں، ہم یہ ایڈمٹ کرتے ہیں، ہم نے نوٹسز ایشو کر دیئے ہیں، اگر نہیں نکلتے تو By force نکالیں گے، ہم تو آپ کو یقین دہانی کر رہے ہیں، غلطی کس نے کی ہے اور اس کو۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ تھوڑی یہ مہربانی کریں، ہمارے پاس بہت زیادہ کونجینز ہیں، بہت کافی، تو کوشش کریں گے کہ تمام ایجنڈا مکمل ہو، اس کے بعد۔ آپ مطمئن ہیں ابھی؟ اگر نہیں مطمئن تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں، کنسرنڈ، منسٹر شوکت صاحب سے کہ ان کے ساتھ میٹنگ کر کے اور اس کو جو ایشورنس چاہتی ہیں، دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اگر مجھے نوٹسز کی کاپی دے دیں اور جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب، 734۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب جعفر شاہ صاحب! ستاسو خیل بلہا کوئسچنز پرا تہ دی۔

جناب جعفر شاہ: جناب والا! منسٹر صاحب Time and again دا وائی چہی دا پہ تیر حکومت کنبہی شوی وو نو زہ خو حیران دا یم چہی اتہ میاشتی وشوہی نو دا حکومت بہ خہ کوی؟ پہ تیر حکومت کنبہی شوی وو نو دوئی خود جو رکری کنہ، دوئی د اوس نو تیس ورکری، ہغہ د خالی کپری او دا نو تیسپی د سبا مونر تہ راوری چہی مونرہ ئے پہ ہاؤس کنبہی، ستاسو آفس تہ د راوری چہی مونرہ ئے ملاحظہ کرو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: تھبیک شوہ۔ مفتی سید جانان صاحب، 734۔

* 734 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر کھیل و ثقافت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں مردان میں ایک بین الاقوامی معیار کے مطابق سوئمنگ پول تعمیر کیا گیا تھا جس پر قومی خزانے سے کثیر رقم خرچ ہوئی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سوئمنگ پول پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا تھا، اس کی اتنی جلدی خراب ہونے کی وجوہات کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛
(ii) حکومت نے مذکورہ سوئمنگ پول بنانے والے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر کھیل و ثقافت): (الف) درست ہے، مردان سپورٹس کمپلیکس میں بذریعہ محکمہ مواصلات و تعمیرات سوئمنگ پول تعمیر ہوا۔

(ب) (i) مذکورہ سوئمنگ پول پر -/35733749 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ سوئمنگ پول کا ٹھیکہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے میسر زین العابدین اینڈ سنز کو دیا تھا جو کہ تاحال محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے۔

(ii) چونکہ مذکورہ سوئمنگ پول تاحال محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے اور نظامت کھیل نے ابھی تک اس کو اپنی تحویل میں نہیں لیا، البتہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے مورخہ 27-08-2013 کو نظامت کھیل PC-IV موصول ہوا جس پر نظامت کھیل کی ٹیکنیکل کمیٹی جس میں انجینئرز اور بین الاقوامی شرت یافتہ تیراک بھی شامل تھے، نے فوری طور پر مورخہ 28-08-2013 کو سوئمنگ پول کے تعمیراتی کام کا جائزہ لینے کیلئے مردان کا دورہ کیا اور مذکورہ کمیٹی نے بھی تعمیرات میں کافی نقائص کی نشاندہی کی جس کی تفصیلات محکمہ تعمیرات مردان کو بھجوا دی گئی ہیں جن کو دور کرنے کے بعد نظامت کھیل باقاعدہ طور پر اپنی تحویل میں لے کر کھلاڑیوں کے استعمال کیلئے کھول دے گا۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا جی پہ دہی بارہ کنبہی زما ضمنی سوال

دا دے، ما لیکلی دی اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سوئمنگ پول پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟ دا جی 35 کروڑ 73 لاکھ 47 ہزار 47 پاسبہ روپہی خرچ دی، -----

ایک رکن: تین کروڑ۔

مفتی سید حنان: تین کروڑ۔ ماجی لیکلی دی، حکومت نے مذکورہ سوئمنگ پول بنانے والے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ جواب کبھی جی دا لیکھی-8-28 2013 کو سوئمنگ پول کے تعمیراتی کام کا جائزہ لینے کیلئے مردان کا دورہ کیا اور مذکورہ کمپنی نے بھی تعمیرات میں کافی نقائص کی نشاندہی کی جس کی تفصیل محکمہ تعمیرات مردان کو بجھوا دی گئی ہے جن کو دور کرنے کے بعد نظامت کھیل باقاعدہ طور پر اپنی تحویل میں لے کر کھلاڑیوں کے استعمال کیلئے کھول دیا جائے گا۔

زہ جی دا وایم، دا ڀیری لوئی روپیہ پہ دغہ شی باندی لگیدلے دی خود ہغی باوجود دا کہ تاسو جی خیال کرے وی، دا یو وخت کبھی میڈیا والا کسان ورغلی وو، پہ ہغی کبھی لوئی لوئی سوراخونہ دی او د ہغی دوبارہ مطلب دا دے بیا Repair ونشی نو ہغہ بہ قابل استعمال نہ وی۔ زما بہ دا گزارش وی چہی دا سوال د کمیٹی تہ لار شی او چہی کومو کسانو مطلب دا دے دیکبھی چہی دا غبن کرے دے او کومو کسانو غفلت کرے دے، د ہغوی خلاف د کارروائی وکرلے شی۔ زما بہ منسٹر تہ دا استدعا وی۔

Mr. Speaker: Ji, concerned Minister, Shakeel Sahib.

جناب شکیل احمد (معاون خصوصی بہبود آبادی): جناب سپیکر، مفتی صاحب چہی د کوم سوئمنگ پول کوئسچن کرے دے، د ہغی چہی کوم Reply د ڀیارتیمنت د طرف نہ راغلی دہ، رشتیا خبرہ دا دہ چہی 'سب سٹینڈرڈ' کار شومے دے، ڀیارتیمنت 27-08-2013 باندی پی سی فور چہی دے، ہغہ ڀیارتیمنت تہ راستولے دے او بیا د ہغی نہ پس د ڀیارتیمنت ٹیکنیکل ٹیم چہی دے، چہی ہغی کبھی انجینئرز دی او ہغی کبھی انٹرنیشنل تیراک شامل وو، ہغوی پہ 28-08-2013 باندی د مذکورہ سوئمنگ پول معائنہ وکرلے او ہغہ کار Substandard وو، پہ 30-10-2013 باندی ایکسیشن سی این ڀیلیو بیا یو رپورٹ راواستولو چہی ہغہ Deficiencies مونر ختم کری دی او چہی بیا کلہ ٹیکنیکل ٹیم لارو، ہغہ Deficiencies ختم شوی نہ دی، 'سب سٹینڈرڈ' کار شومے دے او نن ہغی کبھی سیکرٹری لیول انکوائری Conduct کرلے او مفتی صاحب! تاسو تہ یقین دہانی درکوڑ چہی ان شاء اللہ احتساب ایکٹ پہ دے موجودہ سیشن کبھی بہ منظور شی او دا کیس بہ گورنمنٹ

احتساب کمیشن ته لیبری او په تیر وختونو کښې چې کوم کرپشن شوے وو، کومه بربادی شوې وه، دا د هغې یو زنده مثال دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ۔

مفتی سیدحانان: جناب سپیکر صاحب! کمیٹی ته د لار شی، بس کمیٹی کښې به وی جی، دا منسټر صاحب کومه خبره کوی، زما دوی سره بالکل اتفاق دے، کمیٹی ته د لار شی او بیا چې خه انکوائری کوی، په شریکه باندې به مونږ وکړو ورباندې۔

جناب سپیکر: جی۔

معاون خصوصی بہودآبادی: جناب سپیکر، په دیکښې چونکه نن سیکرټری لیول انکوائری Conduct شوه، د هغې رپورټ ته به انتظار وکړو او ان شاء اللہ چې څنگه د هغې رپورټ راشی، هغه به مونږ احتساب کمیشن ته لیږو۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہں جی؟

مفتی سیدحانان: زه جی بنه خبره کوم۔

جناب سپیکر: بنه جی۔

مفتی سیدحانان: د منسټر صاحب دا کوشش دے چې دا چا کړی وی، ذمہ دارو خلقو تعین دوشی، زما دا کوشش دے، زه وایم چې کمیٹی ته د لار شی، هلته کمیٹی کښې به پرې بحث وشی، ذمہ دارو خلقو چې چا انکوائری کړې ده، خور رپورټ به مخکښې راشی۔

جناب سپیکر: تشکیل صاحب۔

معاون خصوصی بہودآبادی: جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشکیل خان۔

جناب شاہ حسین خان: مفتی صاحب وائی جی، جناب سپیکر صاحب! بنہ خبرہ دادہ چچی داد اسمبلی کمیٹی تہ حوالہ کړئ، کہ هغه رپورٹ راشی او کہ داد اسمبلی رپورٹ راشی، پھ هغی باندې به فیصله وشی، نیت د دې دوارو تهپیک دے جی۔

معاون خصوصی بہودآبادی: بالکل جی، کمیٹی تہ د لارشی جی، لار دشی۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No.734, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 802, Mufti Said Janan Sahib.

* 802 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہنگو جیل گزشتہ دور حکومت میں تعمیر ہوا ہے جس کی تعمیر میں غفلت برتی گئی جس کی وجہ سے اسکی چھت اور دیواروں میں نقصان صاف نظر آرہا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے اس غفلت کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس غفلت کے مرتکب افراد کے

خلاف اب تک کیا کارروائی کی ہے، اگر نہیں کی ہے تو اسکی وجوہات کیا ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ڈسٹرکٹ

جیل ہنگو کی تعمیر کے منصوبے میں غفلت برتی گئی ہے جس کی وجہ سے تعمیراتی کام میں نقائص پیدا ہوئے۔

(ب) محکمہ داخلہ نے مذکورہ تعمیر کا بروقت سختی سے نوٹس لیتے ہوئے ذمہ دار محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو وقتاً

نوقتاً معاملے کی نوعیت سے آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں مجوزہ خط و کتابت کی کاپیاں جھنڈا 'B' سے لیکر جھنڈا

'K' تک لف ہیں (ایوان میں پیش کی گئیں)۔ مزید برآں اس سلسلے میں محکمہ جیلخانہ جات کے افسران پر

بنی مذکورہ بلڈنگ کے معائنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، کمیٹی نے جیل کی زیر تعمیر بلڈنگ کا معائنہ

مورخہ 20-01-2011 کو کیا۔ کمیٹی نے زیر تعمیر بلڈنگ میں کئی نقائص کی نشاندہی کی۔ (رپورٹ کی

کاپی ایوان میں پیش کی گئی)۔ محکمہ داخلہ نے مذکورہ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں محکمہ پی اینڈ ڈی میں

منعقدہ پی ڈی ڈبلیو پی، مورخہ 18 مئی 2011 کو ہنگو جیل میں تعمیر کیلئے (Revised PC-1) کی منظوری

لی جس کے مطابق ٹوٹل فنڈز مبلغ (m) 264.391 روپے کا 50 فیصد حصہ صوبائی حکومت جبکہ 50 فیصد

حصہ فائنا سیکرٹریٹ ادا کریگا، نقل جھنڈا 'L' پر لف ہے (ایوان میں پیش کی گئی)۔ اس ضمن میں چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ نے بھی صوبائی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ ہنگو جیل کی تعمیر کیلئے نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ہنگامی بنیادوں پر فنڈز مختص کرے۔

(ج) سوال (الف) کا جواب اثبات میں ہے جبکہ سوال (ب) کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔ چونکہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو مذکورہ بلڈنگ کی تعمیر کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ اسلئے مذکورہ محکمہ غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کے بارے میں جواب بہتر طور پر دے سکتا ہے۔ مذکورہ سکیم کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ محکمہ داخلہ نے فائنا سیکرٹریٹ کو مورخہ 19 جون 2013 کو مراسلہ لکھا ہے کہ وہ اپنے حصے کا 50 فیصد مکمل فنڈ جلد از جلد فراہم کرے تاکہ ہنگو جیل کی تعمیر کا کام مزید کسی تاخیر کے مکمل کیا جاسکے۔ باقی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی ہے۔

مفتی سید جانان: دا خو جی پخپلہ، دا سوال کنبی چپی ما کومی خبری کبری دی جی دوئی پخپلہ باندی اقرار کرے دے چپی دا تولی کوتا ہیانی شوپی دی او دا موقعی موقعی باندی تقریباً یو شپرا تہ خطونہ دوئی محکمہ تہ لیبرلی دی، نوزما بہ جی دا گزارش وی چپی اوس یو محکمہ تہ یوہ محکمہ خط را اولیبری، بیا ورباندی ہغہ عمل نہ کوی نوزما بہ دا گزارش وی چپی دا کمیٹی تہ لارشی او چپی شوک دغہ اتہ یا نہہ محکمہ کنبی چپی چا دغی کنبی غفلت کرے وی چپی دہغوی تعین دوشی او دے جواب کنبی دوئی پخپلہ وائی چپی بالکل ہم دا نقائص ور کنبی دی او ہم دغہ شان کوتا ہیانی شوپی دی ور کنبی۔

Mr. Speaker: Concerned Minister, Minister concerned.

جناب شاہ حسین خان: دا دے کنہ۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): شاہ فرمان! آپ نے جواب دینا ہے، آپ نے جواب دینا ہے، (قطع کلامیاں) یہ ہنگو جیل والا جو ہے (تالیاں) آپ کے ذمے ہے نا، کون دے گا؟ اچھا جیل منسٹر تو بیٹھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: خیر دے منسٹر صاحب سرہ بہ لبرہ گزارہ کوؤ، بیمار ہم دے کنہ، او لبرہ گزارہ بہ کوؤ۔ (قطع کلامیاں) جیل، جیل دیپارٹمنٹ۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بالکل مفتی صاحب چچی کومہ خبرہ کړې ده، په دیکښې باقاعده انکوائری شوې ده او ان شاء الله العزیز چچی مفتی صاحب په څه تسلی کیږی، هغه به مونږ کوو او باقاعده اوسه پورې Still چچی کومہ ده، په هغې باندې کارروائی لگیا ده او جج هم په دیکښې، هائی کورټ پشاور په دیکښې هدايات ورکړی دی چچی هنگو کښې جیل چچی کوم دے مخکښې اے دی پی کښې وشی۔

(تالیاں اور قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: ملک صاحب بیمار دے، بیماری کښې زیاتے نه کوو، زه د دغې وجې نه دا خپل دغه Withdraw کوم، واپس ئے اخلم۔

(تمتے اور تالیاں)

جناب سپیکر: کونجین نمبر 803، مفتی سید جانان صاحب۔

سید مفتی جانان: د 803 خو جی جواب نه دے راغله۔

جناب سپیکر: جناب شوکت صاحب! آپ دیکھ لیں۔ کونجین 803، اس میں آپ کا کوئی 'پراپر' جواب نہیں ہے۔

جناب شوکت علی یوسف زئی (وزیر صحت): 803 کا جواب کیوں نہیں آیا، 803۔

جناب سپیکر: 803 آپ چیک کر لیں۔

وزیر صحت: نہیں نہیں، اسکا 'پراپر' جواب بھی ہے نا، سارا ہی ایک ہی سوال ہے، یہ سارا جواب ہے پورا، اس میں میں آپ کو عرض کروں سر۔

(قطع کلامیاں)

مفتی سید جانان: میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔

وزیر صحت: میں دے رہا ہوں نا، (قطع کلامیاں) میرے ساتھ تو ہے۔

جناب سپیکر: ہاں ہے بالکل، لچھا اس میں تو ہے، آپ پہلے Explain کر لیں، اس کے بعد منسٹر صاحب آپ کا جواب دیں گے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں، یہ مفتی صاحب بات کر لیں۔

مفتی سید جانان: دا کوم دے؟

وزیر صحت: دا Written شتہ، زہ بہ جواب ور کر م۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بیٹھ جائیں، یہ بات کر لیں پھر آپ۔

مفتی سید جانان: دغہ دے جی، 803 دا جی راغلے دے خودا بیگانئ ایجنڈا چہ

کومہ مونر۔ تہ ملاؤ دہ، پہ دیکنبہی نشتہ دے، دا دہ بیگانئ ایجنڈا جی۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔ اچھا۔

* 803 - مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں مختلف قسم کی مشینری کافی عرصہ سے

کلی یا جزوی طور پر ناکارہ اور غیر فعال ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر ضلعی اور تحصیل ہسپتال میں غیر فعال اور ناکارہ مشینری

کی تعداد، اقسام اور قیمت کی تفصیل الگ الگ ہسپتال وائز فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسف زئی (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) ایک ایکس رے مشین جو کہ 1982 میں خریدی گئی تھی، غیر فعال ہے اور پرزہ جات کی عدم

دستیابی کی وجہ سے ناقابل مرمت ہے، اسکی قیمت خرید 02 لاکھ تھی۔

(2) ایک عدد الٹراساؤنڈ مشین جو کہ 1990 میں خریدی گئی تھی، غیر فعال اور ناقابل مرمت ہے، اسکی

قیمت خرید ایک لاکھ 80 ہزار روپے تھی۔

(3) 2 عدد ای سی جی مشین جو کہ ناقابل استعمال ہیں اور ناقابل مرمت ہیں جو کہ 1985 میں خریدی

گئیں تھیں، انکی قیمت خرید 20 ہزار روپے تھی۔ باقی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

مفتی سید جانان: دا جی کہ تاسو وگورئی، ڈیرہ ڈمزہ خبری جی ور کنبہ لیکلہ

دی۔ (تقیقہ) ما جی سوال کرے دے، اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو

ہر ضلع میں اور تحصیل ہسپتال میں غیر فعال اور ناکارہ مشینری کی تعداد، اقسام اور قیمت کی تفصیل الگ

الگ فراہم کی جائے؟ دا جی دیکنبہی یوہ مانسہرہ دہ، نوشہرہ، شانگلہ، ہری پور،

ایبٹ آباد، کوہاٹ، شہرہ ڈسٹرکٹس دی ور کنبہ او پہ دہ شہرہ ڈسٹرکٹو کنبہ

جی نوشہرہ و گورئی تاسو، ایکسرے میشن کارآمد دو او غیر کارآمد چار، ای تی تی کارآمد صفر او غیر کارآمد ایک، ایکو کارڈیوگرافی کارآمد صفر او غیر کارآمد ایک، دا بل جی و گورئی، شانگلہ غیر فعال مشینری، ڈائلائسز مشین ایک غیر فعال، کارڈک مانیٹر چھ غیر فعال، الٹرا ساؤنڈ مشین ایک غیر فعال، انسٹھیزیا مشین ایک غیر فعال، بل سٹیلائزر برا سائز تین غیر فعال (تقمیے) او بیالانڈی جی (تالیاں) اول خود یکبئی ٲولٲی ٲسٲر کٲی نشٲہ دی او دا سوال جی ما ٲکھ کٲے دے، کواٲ غٲ ھسٲتال دے جی، زہ یو ٲلٲی لارم ھلتہ ما یو مشین ولیدو، ھغہ ٲاکٲر صاحب نہ ما ٲیوس و کٲو چٲی ٲاکٲر صاحب! د ٲی مشین بہ ٲہ قیمت وی؟ ماتہ ئے او وئیل چٲی مفتی صاحب! د ٲی لوئٲی قیمت دے خو زہ ٲیر تعجب سرہ دا وایم چٲی دا ٲول ھسٲتالونو کبئی غیر فعال میٲنونہ ٲیر دی او فعال ورکبئی نشٲہ دے نو منسٲر صاحب نہ بہ زما دا گزارش وی چٲی دا صرف د شٲر اضلاع رٲورٲ دے، د ٲی ٲولو اضلاع رٲورٲ راتلو ٲورٲی د دا سوال ٲینڈنگ وساتلے شی چٲی د ٲولو اضلاع رٲورٲ راشی ھغٲی نہ بعد جی ٲہ د ٲی بانڈی بحث و کٲلے شی۔ زما بہ منسٲر صاحب تہ دا گزارش وی۔

جناب سٲیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: سٲیکر صاحب! میں ایک عرض کروں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سٲیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سٲیکر: آپ بات کر لیں، آپ کو ٲھر موقع دوں گا۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سٲیکر صاحب! جو لوگ آپریشن کیلئے آئیں گے تو انکا آپریشن کیسے ہوگا بغیر انسٲھیزیا، باقی چلیں جو اور مشینیں ہیں لیکن یہ انسٲھیزیا مشین ٲہ تو، اس کو تو جلد از جلد فراہم کیا جانا چاہئے۔

جناب سٲیکر: جناب شوکت صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹا: جناب سٲیکر صاحب! میرا اس کے متعلق ایک ضمنی ہے۔

جناب سٲیکر: اسکے بعد آپ بات کر لیں۔ تھوڑا وضاحت کر لیں۔ ہاں شوکت صاحب، شوکت صاحب بات کر لیں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، اس سے Related ہے آپ کی؟ چلو بس اس میں کچھ چھوڑا نہیں ہے۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: ایک کونسخین ہے، ضمنی کونسخین ہے جی، کوئی تقریر تو نہیں کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: ضمنی کونسخین ہے۔

جناب سپیکر: ہاں جی، جی۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اسی سے میرا Concerned ایک ضمنی کونسخین

ہے کہ حویلیاں کیٹگری ڈی ہسپتال جو کافی عرصے سے بنا ہوا ہے اور اسکی Equipment اس سال کی اے ڈی پی میں بھی منظوری ہوئی تھی، پچھلے ایک دو دفعہ منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ بہت جلد Equipments ہم ادھر بھیجیں گے تو ان سے ضمنی کونسخین میرا یہ ہے کہ کب تک آپ Equipments حویلیاں میں بھیج رہے ہیں تاکہ لوگوں کو معمولی جو بیماری کے علاج کیلئے ایٹ آباد جانا پڑتا ہے تو Kindly جتنا جلدی ہو سکے، ذرا اسکی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ پورے صوبے میں ایسا لگتا ہے کہ شاید آج جو ہماری

حکومت بنی ہے، شاید یہ سارے جتنے بھی ہاسپٹلز ہیں، یہ شاید ابھی زیرو سے ہم سٹارٹ لے رہے ہیں۔ یہ جو انہوں نے بات کی ہے اور وہاں سے تالیاں بھی بجائی گئیں اور ڈسک بھی بجائے گئے، میں یہ جناب سپیکر صاحب، یہ جتنی بھی آپ نے ڈیٹیل مانگی ہے، ہم آپ کو ایک ایک چیز کی ڈیٹیل دیں گے ان شاء اللہ اور آپ خود حیران ہو جائیں گے کہ سٹانڈ میں انہوں نے بات کی کہ جی ڈائلا سز مشین تو ڈائلا سز مشین کس نے خرید کے دی اور پھر اس کیلئے ٹیکنیشن اور ڈاکٹر کیوں نہیں دیا؟ آج اگر وہ مشینری خراب ہو رہی ہے تو جناب سپیکر، اسمیں کس کا قصور ہے؟ لیکن ہم ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو پوری ڈیٹیل، آپ یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ اس وقت آپ کو پتہ ہے صوبے میں (تالیاں) ڈاکٹروں کی، پورے صوبے میں ڈاکٹروں کی Shortage تھی لیکن ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ ریکارڈ نہیں تھا کہ ہمارے پاس ڈاکٹر کتنے کام کر رہے ہیں تو یہ ڈیپارٹمنٹ کا حال کس نے بنایا ایسا؟ یہ ہمیں کسی کا پتہ نہیں تھا کہ کس ہاسپٹل میں، کہ

کتنی مشینری پڑی ہے۔ ہم پہلی دفعہ اسکو Regularized کر رہے ہیں Streamline کر رہے ہیں، ابھی ہمیں پتہ چل رہا ہے کہ کس کس ہاسپٹل میں، آپ حیران ہو جائیں گے کہ جن، یہ ساری مشینری جن کو تالے لگے ہوئے تھے، جن کو زنگ لگنے لگا تھا، اب ان شاء اللہ تعالیٰ ہم پورے صوبے میں ٹیکنیشنز بھرتی کر رہے ہیں۔ آخری اس ہفتے کے اندر اندر ان شاء اللہ پورے صوبے میں ٹیکنیشنز کی بھرتی مکمل ہو جائے گی، جہاں جہاں مشینریاں پڑی ہیں ان شاء اللہ یہ چالو ہو جائیں گی لیکن آپ جو وہاں پر ڈسک بجا کر جو دوسروں پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔ جو بھی میں کہہ رہا ہوں لیکن آپ کو بالکل یہ حق ہے، یہ ہمارا کام ہے، ان کو ہم سدھاریں گے لیکن جن لوگوں نے یہ مشینریاں کمیشن کی خاطر خرید کر انکو تالے لگائے ہوئے تھے (تالیاں) میرے خیال سے انکا بھی احتساب کرنا چاہیئے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔ مفتی جانان صاحب۔

(شور اور قطع کلامی)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یو منٹ، سوال نہ دے، سوال نہ دے۔۔۔

(شور اور قطع کلامی)

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زہ دا گزارش کوم چہ شاہ فرمان خان د مونہر

تہ دا خبری نہ کوی۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: شوکت صاحب۔

مفتی سید جانان: 'سوری' شوکت خان د مونہر تہ دا خبری نہ کوی سپیکر صاحب! دا

اخبارونہ دی، دا وگورہ، دا اخبارونہ، ہغہ اخبارونہ دی چہ ہم دودن میں ایسا ایسا کر

لیں گے، دا ہغہ اخبارونہ دی چہ ہم ساٹھ دن میں پورے صوبے کا نظام بدلیں گے،

(تالیاں) دا ہغہ اخبارونہ دی چہ ابھی صوبے میں پولیس تھانیدار اور پٹواری کا کلچر ختم

ہو گیا ہے، (تالیاں) دا ہغہ اخبارونہ دی۔ شوکت یوسفزئی صاحب! ہغی

ورخ تا دا سوچ ولہی نہ کولو چہ تا دا بیانونہ ورکول؟ تا تہ خلقو میندیت

در کرے دے، تہ دغہ خلقو منتخب کرے ئی، دغی صوبی تہ راوستی ئی کہ 65 کالہ پہ دغہ ملک کبھی چا خیانت کرے وی، نن تہ د انصاف پہ نوم باندی راغلے ئے، تہ خیانت مہ کوہ، تہ بہ ما تہ دا خبری کوپی چپی دا مخکبھی خلقو نہ ما تہ پاتپی دی؟ ما باندی اعتماد نہ دے کرے، پہ دغہ خلقو ئے نہ دے کرے، پہ تا باندی اعتماد کرے دے؟ (تالیاں) دا د تبتیدو لار دہ، د تبتیدو لار بہ ان شاء اللہ ہیچا تہ نہ ملا ویری۔ (تالیاں) د صوبی عوامو سرہ دھوکہ مہ کوہ، صحیح جواب (تالیاں) پکار دے، تہ صحیح جواب، دھر سوال صحیح جواب راکری۔ منسٹر صاحب پہ دی خبرو باندی نہ خلاصیری لکہ دا تہ کومپی خبری کوپی۔ (تالیاں) دا سوال چپی مکمل شوے نہ وی هغی پوری بہ زما دا گزارش وی سپیکر صاحب! دا پینڈنگ وساتہ۔

جناب سپیکر: جناب 'کنسرنڈ' منسٹر صاحب! یہ کتے ہیں کہ اسکی تفصیلی جواب بھی چاہیے، اس وقت تک آپ اس کو کسچن کو پینڈنگ کر لیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ سلیکٹ کمیٹی کو دینا چاہیں، سٹینڈنگ کمیٹی کو دینا چاہیں جس کے ذریعے، یہ سب کا احتساب ہونا چاہیے اس لئے کہ کمیشن ہم نے نہیں لیا ہے، جن لوگوں نے کمیشن کی خاطر یہ مشینری خرید کر اس کو زنگ لگا دیا ہے، انکا احتساب ہونا چاہیے، (تالیاں) ہم اس کیلئے تیار ہیں۔ (تالیاں) مفتی صاحب! میری عرض سنیں آپ، آپ نے Thirty days / ninety days کی بات کی جناب سپیکر! ہم جب آئے اس صوبے میں تو یہاں تو Track ہی نہیں تھا، لوگ تو Track اٹھا کے لے گئے تھے، ہمارے لئے خالی ڈبے چھوڑے تھے، ڈبے ہم کس چیز پر بھگاتے، آج ہم Track بنا رہے ہیں، ان شاء اللہ Track بن چکا ہے، (تالیاں) اور میں آپ کو بتا رہا ہوں (تالیاں) کہ بہت جلدی ان شاء اللہ جو Facilities آج پشاور میں ہیں، جو ایسٹ آباد میں ہیں، یہ Facilities ان شاء اللہ تعالیٰ کو ہاٹ، بنوں اور بنگرام تک بھی ہم دینگے، (تالیاں) یہ ہم اس طرح دیں گے۔ یہ جو مشینری، ہمیں آپ کہہ رہے ہیں، ہم اس کیلئے تیار ہیں، آپ احتساب کرنا چاہتے ہیں، ہم اس کیلئے تیار ہیں، آپ کمیٹی بنانا چاہتے ہیں، ہم اس کیلئے تیار ہیں، (تالیاں) آپ جو Suggest کریں، ہم اس کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، کونسچیز اور میں ابھی پانچ منٹ رہتے ہیں، ابھی ہمیں وہ کرنا پڑے گا اور یہ۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی، اختر حسین صاحب، شاہ حسین صاحب، شاہ حسین صاحب بات کریں۔

جناب شاہ حسین خان: مہربانی جی۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! خبرہ دا دہ جی، تھیک تھاک گھاڑے روان وی، دا زمونہ اسمبلی ڈیرہ بنکلی چلیری خودا شوکت یوسفزئی ورتہ بس بی گناہ خہ گیرونہ بدلول شروع کری، (تقتے) دا خنگہ چہ شکیل خان جوابونہ ورکرل، کہ پہ دہ انداز کبھی شوکت یوسفزئی صاحب جواب ورکوی یا خنگہ چہ ملک قاسم پہ خدا خبری وکرلی، کہ داسی ستارت چرتہ دہ خپل کرو نو بیا بہ دا بدمزگی نہ پیدا کیری۔ مسئلہ دا دہ چہ دہ بانڈی جذبات غالب دی، دلته کبھی بہ مونہ سوال کوؤ، مونہ بہ تاری ہم وھو، مونہ بہ ڈکسونہ ہم وھو، د دہ تولو منستیرانو مونہ قدر کوؤ، عزت کوؤ د حکومت دھر ممبر، د اپوزیشن خو خامخا کوؤ خو مسئلہ دا دہ چہ دہ لہ د خبرو چل نہ ورخی، د دہ د خبرو ستائل خراب دے، دے تھیک تھاک راوان گھاڑے دے او هلته گیرونہ بدلوی، (تالیاں) دا شے دہ خبری وراں کرے دے جی، نور سوال دے، دلته کبھی کمیٹی تہ حوالہ شو کہ حوالہ نہ شو، ہغہ خپلہ ذمہ واری پورہ کرلہ خود خبری یو انداز وی (مداخلت) او چہ کبینی، بنہ بنائستہ طریقہ سرہ خبری وکری، سرے مطمئن شی، کبینی، ہغہ بہ هلته نہ جذباتی شی او خبری بہ شروع کری۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔ مائیک آن کر دیں۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نماز کا وقت ہو رہا ہے، بعض مسائل ایسے ہیں کہ جو ہم سب سے اڑکا تعلق ہے، ان میں سے ایک مسئلہ ہیلتھ کا ہے، یعنی میں خود ایک حلقے سے تعلق رکھتا ہوں، آپ کا بھی ایک حلقہ ہے، انکا بھی ایک حلقہ ہے، باقی ہر چیز پر اختلاف اپنی جگہ پر لیکن ہیلتھ کا جو پر اہم درپیش ہے، وہ مجھے بھی ہے، وہ ان تمام ممبران کو ہے۔ ایک تو جناب سپیکر صاحب!

مسئلہ یہ ہے کہ ہم خود حکومت میں رہے ہیں، بلڈنگز بنائی ہیں اور ان کا افتتاح کیا ہے لیکن پھر اس میں ڈاکٹر، پھر اس میں Equipment پھر اس میں باقی سہولیات، یہ ایک مسلسل ایک تسلسل ہے اور اس کا سامنا ہمیں بھی ہے اس لئے اس گورنمنٹ نے تو فیصلہ کیا ہے کہ جناب! جو بھی کام آپ کریں گے، اس پر اپنا نام درج نہ کریں، یہ کسی کے باپ کا پیسہ نہیں ہے، یہ عوام کا پیسہ ہے (تالیاں) اور میرے خیال میں یہ سب سے Positive step ہے جو اس حکومت نے لیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے، مفتی جانان صاحب نے بات کی، میرے شانگہ کے شہزادہ نے بھی بات کی بنگرام کے، میں ان سے بھی کہنا چاہتا ہوں اور شوکت یوسفزئی، میں نے واحد دیکھا ہے ایک منسٹر کو جو صبح اٹھتا ہے اور صبح پہنچتا ہے، کبھی مینگورہ میں چھاپہ، کبھی ہری پور پہنچتا ہے، کبھی مردان میں اور بہت سارے اقدامات کئے لیکن اس کے باوجود بھی سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جو ڈاکٹر ہیں، انکی Availability، انکی جو عادت خراب ہو گئی ہے اور اس میں حکومت بھی کام کرے گی، میں اپوزیشن کے تمام ممبران سے بھی درخواست کروں گا کہ اس کام میں آپ اپنے حلقے کے ہیلتھ منسٹر کے طور پر کام کریں اس لئے کہ مل کر ہم نے عوام کو سہولت پہنچانا ہے، (تالیاں) اس میں نہ نمبروں کی بات ہے، نہ سیاست کی بات ہے، نہ سکورنگ کی بات ہے، اس پہ میں خود دیکھوں کہ آپ کے تعاون کے بغیر ہم اس مقصد تک نہیں پہنچ سکتے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، انکو بھی ایک مینڈیٹ دیا گیا ہے کہ جو آدمی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتا ہے، بیشک اسکے خلاف کارروائی کریں، ہمارے حزب اقتدار کے تمام صوبائی اسمبلی کے ممبران نے انکو مینڈیٹ دیا کہ ہم کسی وقت انکی سفارش نہیں کریں گے اور آج میں اپوزیشن کے ممبران سے بھی درخواست کروں گا کہ جو آدمی ڈیوٹی پر نہیں جاتا ہے، بروقت اسکی سفارش ہم کوئی نہیں کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور اسکا واحد مقصد یہ ہے کہ ہم عوام کو سہولت پہنچادیں۔ محترم سپیکر صاحب! نماز مغرب کا وقت ہو گیا، اس پر، جو محترم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کوئی سچیز آ اور کاٹنا تم ہمارا ختم ہو گیا ہے، سی ایم صاحب بات کریں۔ آن کریں۔
 جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! آج میرے خیال میں، کل میں تو نہیں تھا لیکن اپوزیشن بڑے جوش و خروش سے اور مجھے خوشی ہے کہ یہ تازہ ہو کر آئے اور کام کرنا چاہتے ہیں اور ہم بھی کام کرنا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ وہاں سے، ہمارے محکموں میں کوئی غلطی ہو، ہمارے محکموں میں کوئی کمی ہو، ہم آپکی مدد چاہتے ہیں اور آپکو یقین دلاتے ہیں کہ جہاں بھی کوئی غلطی ہے، جہاں بھی کوئی ایسا مسئلہ ہو، ہم ہر وقت تیار ہیں کہ ہم آپکو سپورٹ کریں (تالیاں) کیونکہ ہمیں

یہی مینڈیٹ ملا ہے کہ اس سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے، نظام کو ٹھیک کرنا ہے، اگر میں شروع ہو جاؤں تو میرے خیال میں مجھے تو رونا آتا ہے، میں خود حکومتوں میں رہا ہوں، وزیر رہا ہوں لیکن جو حالات محکموں کے ہیں، صحت کو چھوڑیں سب کا برا حال ہے، سب کا برا حال ہے، کرپشن کا برا حال ہے، ہر چیز کا مسئلہ ہے، کوئی چیز ٹھیک ہی نہیں ہے۔ میں جب میسٹنگز کرتا ہوں، محکموں سے میں کہتا ہوں کہ کاش کوئی ایسا محکمہ آجائے کہ میں کہوں کہ شاباش یہ محکمہ کام کا ہے اور اس نے کوئی کارکردگی دکھائی ہے لیکن مجھے بہت افسوس ہے، مفتی جانان صاحب نے کہا ہے کہ کیا تبدیلی آئی ہے؟ آپ جائیں پٹوار خانے میں تبدیلی ہے کہ نہیں؟ آپ سے کوئی رشوت لے گا، میں ذمہ دار ہوں کہ آپ سے رشوت کون کیسے لے سکتا ہے (تالیاں) آپ جائیں تھانوں میں کوئی ظلم نہیں کر سکتا، کوئی (مداخلت) بات تو سن لیں نا، اگر آپ نے اتنی باتیں کیں، میں سنتا رہا، نہیں سننا ہے تو مجھے کیا فرق پڑتا ہے، (قطع کلامیاں) دیکھیں میری بات سنیں، میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ میں بھی تیس سال سے سیاست کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(جناب بخت بیدار، رکن اسمبلی نے کوئی بات کی)

وزیر اعلیٰ: او ستا خوزرہ و چاؤدو و مرہ خیر دے۔ (قہقہے اور تالیاں) ہاں یاد ہے، بات یہ ہے کہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کیا میں اب سوال کرتا ہوں جو جو حکومتیں، کیا آج تک کبھی کسی نے پوچھا ہسپتال میں کیا ہو رہا ہے، کسی نے پوچھا صفائی کیوں نہیں ہو رہی؟ کیا آج تک کسی نے پوچھا، ہسپتالوں میں اس وقت دو ہزار ڈاکٹرز کم ہیں، کسی حکومت نے پوچھا کہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کیوں کم ہیں، کیا کسی حکومت نے پوچھا کہ ٹیکنیشنز کیوں کم ہیں؟ (مداخلت) کیا ہم کر رہے ہیں؟ میں اس میں اپنے آپ کو بھی شامل کر رہا ہوں لیکن میں ایری گیشن منسٹر تھا، میں ایری گیشن منسٹر تھا، میں اپنی منسٹری کا ذمہ دار ہوں، اگر میرے وقت میں کوئی میں نے غلط کام کیا ہو، مجھ سے پوچھ سکتے ہیں، مجھے نہ کوئی لالچ ہے، نہ مجھے کسی چیز کی ضرورت ہے، میں خدمت کیلئے سیاست کرتا ہوں (تالیاں) اب ہسپتالوں میں ٹیکنیشنز کے ٹیسٹ ہو گئے، تقریباً پورے ہو گئے ہیں، نرسز ایمپلائی ہو چکی ہیں، ڈاکٹرز، چھ سات سو ڈاکٹرز ہم ایمپلائی کر چکے ہیں، مسئلہ اب ڈاکٹرز میں یہ آرہا ہے کہ گیارہ سو پوسٹیں اور بھی ہیں، وہ اس لئے نہیں ہو رہی ہیں کہ ڈاکٹرز کو ہم نے کہا ہے کہ اپنی اے سی آر لے آؤ کہ ہم آپ کی پروموشنز کر کے اس میں نیو اپوائنٹمنٹس کریں۔ کسی ڈاکٹر کے پاس اے سی آر ہی نہیں ہے، کسی نے کبھی پوچھا ہی نہیں کہ بھئی تمہاری اے سی آر نہیں ہے اور Promote ہوتے جا رہے ہو، تو اس میں بھی ہم

Relaxation کیلئے تیار ہیں کہ بغیر اے سی آر کے بھی ہم انکو Promote کرنے کو تیار ہیں لیکن جب یہ پورے ہو جائیں گے ڈاکٹرز، میں چھاپے مارتا تھا، میں نے روک دیئے ہیں کیونکہ جہاں جاتا ہوں، وہاں ڈاکٹر کی کمی ہے، ٹیکنیشنز کی کمی ہے، مشین خراب ہے، وہاں پر نرسز نہیں ہیں، سکولوں میں جاتا ہوں تو اب صفائی میں بہتری آگئی ہے، ٹیکنیشنز پورے کر چکے ہیں، ہم نرسز پوری کر چکے، جو مشینز خراب ہے ہم نے تو نہیں خراب کی، جسکی ذمہ داری تھی، کم سے کم اس کو بھی تو یاد دلانا چاہیے کہ آپ نے اپنے وقت میں کوئی مشین ٹھیک کی ہے، کبھی کسی نے لسٹ ہی نہیں بنائی، کسی کے پاس لسٹ ہی نہیں تھی، اب تو کم سے کم ہمارے پاس سارے صوبے کی لسٹیں آگئیں کہ کہاں ایکسرے مشین خراب ہے، کہاں ڈائلاسر مشین خراب ہے، کوئی اور چیز خراب ہے، تو وہ سب چیزیں ہم نے اکٹھی کر کے اس پہ کام شروع کر رہے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ہم نے، یہ بار بار میں اخباروں میں اپنے بھائیوں کا سنتا ہوں کہ تحریک انصاف کی حکومت ناکام ہوگئی، اوہو، بہت بہادر لوگ تھے آپ، آپکی تو بڑی اچھی حکومتیں تھیں، وہاں تو نہ کمیشن تھا، وہاں نہ رشوت تھی، (تالیاں) نہ وہاں کوئی کرپشن تھی (تالیاں) وہ تو بڑی اچھی حکومتیں تھیں، میں انکی صفت کرتا ہوں کہ شاباش آپکی بہترین حکومتیں تھیں، اس میں اور اس میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی، ہم آئیں تو سب کچھ خراب ہو گیا، ایسا نہیں ہے، میں خود تیس سال یہ تماشا دیکھتا رہا ہوں، میں برداشت کرتا رہا ہوں، میں۔۔۔۔۔

ایک رکن: مائیک کھولیں جی۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں، مائیک کھولیں۔

وزیر اعلیٰ: تو میں یہ سارا تماشا دیکھتا رہا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ کیا تھا، کیا مسئلہ ہے اور کیسے حل کرنا ہے؟ پہلے بھی میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم اس کرسی میں اس دن تک بیٹھیں گے جب تک ہم انصاف دلا سکیں، اگر ہم کام نہیں کر سکتے، ایسے ہی برائے نام تنقید کرنا، یہ بڑی افسوس کی بات ہے، اگر آپ ہم سے بہتر تھے تو آپ کو عوام Reject نہ کرتے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): اپنے اپنے کان کھول لیں، کان، کانوں سے سنیں۔

وزیر اعلیٰ: ہمیں، ہمیں لوگوں، ہمیں لوگوں نے ووٹ نظام ٹھیک کرنے کیلئے دیا ہے۔۔۔۔۔

حزب اختلاف کے اراکین: آواز نہیں آرہی ہے۔

وزیر صحت: کان کھولو، کان۔

وزیر اعلیٰ: میری آواز کہاں یہ سنیں گے، ان کو خاک آواز آئے گی، بہت تکلیف میں ہیں بیچارے، یہ تو بہت تکلیف میں ہیں، ان کو کہاں نظر آئے گی میری بات (تالیاں) تو بات یہ ہے، بات یہ ہے کہ ہمیں لوگوں نے ووٹ نظام ٹھیک کرنے کیلئے دیا ہے، ہمیں لوگوں نے ووٹ اس لئے نہیں دیا کہ۔۔۔۔۔

(شور اور مداخلت)

وزیر اعلیٰ: کہ وہی ڈاکوؤں والا ہم وہی بنائیں کہ کل وہ ٹوٹی پڑی ہوں، ہم وہی سکول بنائیں جو سال کے بعد آثارِ قدیمہ نظر آئیں، ہمیں ووٹ اس لئے نہیں دیا، ہمیں ووٹ لوگوں نے اس لئے دیا کہ نظام کو بدلیں، انصاف لائیں، رشوت ختم کریں، کمیشن ختم کریں، چوروں اور ڈاکوؤں کا پیچھا کریں، ہمیں ووٹ اس لئے لوگوں نے دیا ہے۔ ہمیں لوگوں نے ووٹ اس لئے نہیں دیا کہ بس سرکاری فنڈ ہے، بے دریغ خرچ کرتے جاؤ اور کمیشن لوگ کھاتے جائیں، لوگ اس میں لوٹ مار کرتے رہیں، یہ لوٹ مار ہم نہیں ہونے دے رہے۔ اسی لئے ہماری سکیمیں سٹارٹ، ابھی کنسلٹنٹ Hire ہو چکے ہیں، اس مہینے ہمارے ٹینڈرز شروع ہو رہے ہیں اور پھر میں بتاؤنگا، چیلنج کرونگا، جو سٹرک ہم نے بنائی ہے اور جو پیچھلی حکومت نے بنائی کہ کون سی اچھی ہے؟ (تالیاں) مطلب یہ ہے کہ میں زیادہ اور نہیں کہنا چاہتا، میں کہتا ہوں گزارہ کریں آپ جوش میں ہیں، آپ کو کسی نے۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

وزیر اعلیٰ: آخر میں میں صرف ایک بات کرتا ہوں کہ ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے، مہربانی کریں میں ریگولیٹ کرتا ہوں کہ کوئی ہم میں غلطی ہو، آپ ہماری غلطی ہمیں بتائیں، ہمارے پاس آئیں، ہم اس کو Solve کریں گے، ہمارے منسٹر یا جو یہاں بیٹھے ہیں، اس میں کوئی بھی رشوت نہیں لے سکتا، ان میں کوئی بھی غلط کام نہیں کر سکتا، تو ہم تو آپ کے تعاون کے طلبگار ہیں، ہم تو چاہتے ہیں کہ مسئلے حل کریں، ہم اس لئے نہیں آئے ہیں کہ ہم مسئلے حل نہ کریں اور کسی کیلئے مصیبت بنائیں، مجھے خاص طور کوئی شوق نہیں ہے اس کرسی کا، مجھے صرف یہ شوق ہے کہ ایک مینڈیٹ ہمیں ملا ہے، لوگوں نے ہمیں منتخب کیا ہے، آپ کو بھی منتخب کیا ہے، میں نہیں چاہتا ہوں کہ آپ کے حلقوں میں، میں اپنے منسٹر کو، سب کو کہتا ہوں کہ اپوزیشن کو بھی Accommodate کرو، انکو نوکریوں میں Accommodate کرو، فنڈز میں Accommodate کرو، میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے لیکن لڑنے جھگڑنے سے کچھ نہیں، یہ اسمبلی ہماری اسمبلی ہے

(تالیاں) یہ سب ہم اکٹھے ہیں اور کل ہم اپوزیشن میں ہونگے، آپ حکومت میں ہونگے تو ہم ایسا کوئی سلسلہ نہیں لانا چاہتے جس میں کل ہمیں پشیمانی ہو کہ ہم نے زیادتی کی، ان شاء اللہ ہماری طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہوگی، انسان ہیں، غلطیاں ہوتی ہیں لیکن جان بوجھ کر نہیں کریں گے، اس میں کوئی ذاتی مفاد نہیں رکھیں گے، اس میں ہمارا کوئی کمیشن نہیں ہوگا، ہمارا کوئی اس میں ذاتی فائدہ نہیں ہوگا، جو کچھ ہوگا وہ اس صوبے کی بہتری کیلئے ہوگا۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Questions / Answers کا وقت ختم ہو گیا، نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں، باقی بعد میں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: کچھ Leave Applications آئی ہوئی ہیں، آواز آرہی میری؟

اراکین: نہیں آرہی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کچھ Leave application آئی ہوئی ہیں، وہ ہیں: جناب عسکر پرویز صاحب، ایم پی اے 07-01-2014، میری آواز پہنچے گی آپکو؟ محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، ایم پی اے 07-01-2014، جناب محمد رشاد صاحب، ایم پی اے 07-01-2014، جناب سکندر حیات شیرپاؤ صاحب، ایم پی اے 07-01-2014، جناب ضیاء الرحمان صاحب 07-01-2014، جناب صالح محمد صاحب 07-01-2014۔ منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہمارا ساؤنڈ سسٹم تھوڑا خراب ہے تو اس میں ہم کوشش کریں گے، ٹھیک ہو گیا؟

تحاریک التواء

جناب سپیکر: اچھا۔ ایڈجرمنٹ موشنز: سردار حسین بابک صاحب، میرے خیال میں وہ نہیں ہیں، دوسرا عبدالستار خان، ایم پی اے۔ جناب عبدالستار صاحب۔ یا اس کو پینڈنگ کر لیں، کل اس کو لیتے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: یہ Important وہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب عبدالستار خان: سر، تھینک یو۔ جناب سپیکر، یہ تحریک التواء میں نے لائی تھی، حالات ایسے پیدا ہوئے تھے، ہمارے صوبے اور گلگت بلتستان کے صوبے کی انتظامیہ اور عوام کے درمیان کوئی مسئلہ پیدا ہوا تھا، میں پہلے اس کو پڑھ کے سنا تا ہوں پھر،

بھاشا ڈیم جو کہ اس صوبے کا اہم اور بڑا پراجیکٹ ہے، گلگت بلتستان کی حکومت نے ضلع کوہستان کا آٹھ کلو میٹر کا علاقہ تنازعہ بنایا جس سے مستقبل میں صوبہ خیبر پختونخوا کے اہم مفادات متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ کوہستان کی حدود میں 'دیامیر' پولیس نے بصری چوکی قائم کی ہے جس سے حالیہ دنوں میں کوہستان کے عوام اور گلگت بلتستان کے عوام کے درمیان فساد اور تصادم ہونے کا خدشہ ہے۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

چونکہ آج ہمارے اس صوبے کے وزیر اعلیٰ صاحب بھی اسمبلی میں ہیں جناب سپیکر! کابینہ کے لوگ بھی ہیں، ہاؤس کے باقی ممبران اسمبلی اور ہماری انتظامیہ کے سارے لوگ بھی ہیں، جناب سپیکر! میں نے اس بھاشا ڈیم والے مسئلے پر گزشتہ اسمبلی میں جب بات کی تو اس وقت میرے علم کے مطابق ہمارے صوبے میں انتظامی لحاظ سے بھی، اسمبلی کے لحاظ سے بھی، عوامی لحاظ سے بھی اس بھاشا ڈیم کی اہمیت کا کسی کو علم نہیں تھا۔ بھاشا ڈیم جو کہ کوہستان کا آٹھ کلو میٹر ایریا، یہ صرف زمین کے ایک ٹکڑے کا تنازعہ نہیں ہے، یہ کوئی علاقائی تنازعہ نہیں ہے، یہ کوئی قومی تنازعہ نہیں ہے، یہ دو صوبوں کے درمیان اس ملک میں مستقبل کے سب سے بڑے مفاد کا ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے۔ جب پہلی بار میں نے یہاں بات کی اور اس میں ایک ریزولوشن سامنے لائی، اس ہاؤس کے سامنے تو لوگ سمجھ رہے تھے کہ شاید یہ ان کے علاقے کا کوئی تنازعہ ہے، اس وقت میں نے بات کی، آج میں پھر اس ایوان کے سامنے، جس میں اپوزیشن کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، تمام عوام کے نمائندے بیٹھے ہیں، اس صوبے کی ساری نمائندگی ادھر ہے، پاکستان اور صوبے کے لحاظ سے یہ بات میری جناب وزیر اعلیٰ صاحب اور منسٹر فنانس صاحب خصوصی طور پر نوٹ کر لیں کہ اس صوبے کا اس وقت بھاشا ڈیم سب سے بڑا مفاد ہے، کالاباغ کی بات کرتے ہیں، کافی زمانے سے ہماری پارلیمنٹ میں یا صوبائی اسمبلی میں بات ہو رہی ہے، چونکہ وہ ہمارے مفاد کے خلاف ہے لیکن عوامی طور پر اور اسمبلی کے لیول پر ہم نے آج تک اس بھاشا ڈیم کے آٹھ کلو میٹر کا ایریا۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم! آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، میڈم! آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، چونکہ ایک سیریس ایشو ہے، میڈم! آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، یہ چونکہ ایک سیریس ایشو ہے، چیف منسٹر صاحب اس کو سننا چاہیں گے تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: تو جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا، گزارش ہے میری کہ کوہستان میں جس حلقے سے میرا تعلق ہے، یہ آٹھ کلو میٹر ایریا بھاشا ڈیم اور ہمارے ضلع کی آخری باؤنڈری ہے، اس پر میں پانچ سال سے یہ بات کیوں کر رہا ہوں؟ گلگت بلتستان کے لوگ، چیلاس کے لوگ، ضلع دیامیر کے لوگ، ہم ایک نسل کے لوگ ہیں، ہماری زبان مشترک ہے، ہماری نسل مشترک ہے، میری قوم کے لوگ ہیں، ہماری یہ ٹوپی مشترک ہے، ہماری ثقافت مشترک ہے، باوجود اس کے یہ بات میں کیوں کہہ رہا ہوں؟ میں آپ کے ساتھ ہوں، ڈی آئی خان سے لیکر کوہستان بھاشا تک یہ میرا صوبہ ہے، میرے صوبے کا مفاد ہے اس لئے میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس کو سیریس لینا ہے، یہ کوئی حال کا مسئلہ، آج کی بات نہیں ہے، یہ نیوچر، مستقبل میں ہمارا سب سے بڑا مفاد، اسلئے میں نے گزارش کی اور اس اسمبلی نے ایک قرارداد 622 اڈاپٹ کی، دو قراردادیں میں نے پیش کی تھیں، Unanimously ہم نے پاس کیں، آج یہ جھگڑا کیوں ہے؟ یہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، جھگڑا کیوں ہے؟ وجوہات کیا ہیں اس کی؟ آٹھ کلو میٹر ایریا جو 13 کلو میٹر ہے، وہاں پر اس ڈیم کا پاور پلانٹ بننا ہے، اس سے آگے سات آٹھ کلو میٹر تک کوہستان کی زمین اس صوبہ خیبر پختونخوا کی زمین ہے اور اس کے درمیان میں چوتھے کلو میٹر پر اس پراجیکٹ کا بند بننا ہے، تو جب پراجیکٹ کا بند وہاں بنے گا تو پاور پلانٹ تو نیچے بنے گا اس سے، تو پاکستان کا آئین اس صوبے کو اس کا حق دے گا جہاں پر پاور پلانٹ ہو گا۔ گلگت بلتستان کی پوری انتظامیہ نے، اس کی اسمبلی نے، اس کی جوڈیشری فریق بنی، گلگت بلتستان کی جوڈیشری نے از خود نوٹس لیا، نوٹس بھی خود لیا اور فیصلہ بھی خود لیا، ان کی نظر آٹھ کلو میٹر کی زمین کے ایک ٹکڑے پر نہیں ہے، ان کی نظر ہمارے اس آٹھ کلو میٹر کے ایریا میں بننے والے، میرے ضلع میں، میرے صوبے میں بننے والے پاور پلانٹ کی رائلٹی پر ہے، تو آج اگر ہم اس آٹھ کلو میٹر ایریا کو زمین کا ٹکڑا سمجھ کر دیں گے ان کو، تو کیا کل بھاشا ڈیم کی رائلٹی میں ہمارے صوبے کا حق بنے گا؟ یہ میرا سوال ہے۔ ہمارے روزمرہ کے مسائل پر ہم بات کرتے ہیں اسمبلی میں، بڑی اچھی بات ہے لیکن میں آج بہت دور تک جاؤنگا، میں کہتا ہوں کہ ایک سپیشل سیشن ہونا چاہیے ہماری اسمبلی کا، ایک

سپیشل سیشن میں ہم اور ہمارے بہت سے بڑے اپنے آپ کو تیار کریں، یاد رکھو، یاد رکھو کہ اس ڈیم سے یہ لوگ ہمیں آؤٹ کرنے والے ہیں، اس صوبے کی تین پوزیشنز ایسی ہیں، ناردرن رینج میں گلگت بلتستان کی انتظامیہ نے زمین کے ہر ایک ٹکڑے کو متنازعہ بنایا ہے، پتھراں میں شندور کا مقام، کوہستان میں بھاشا ڈیم سائٹ، مانسہرہ میں بابو سرٹاپ سے نیچے گئی داس کا مقام جس کی مستقبل میں اہمیت ہمارے صوبے کیلئے بہت ہی زیادہ ہے، میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں صوبے میں رہ رہا ہوں، میری غیرت ہے، میرے رشتہ دار ہیں وہ، زبان کی بات بھی کرتے، قوم کی بات بھی کرتے، نسل کی بناء پر کرتے تو میں ان کو کہتا کہ بس ٹھیک ہے کہ یہ آپ کا ہے، آپ لے لیں۔ 1976 میں ضلع بنا کوہستان، اس سے پہلے ضلع ہزارہ، اس وقت اس کوہستان کی اہمیت ہم سب کے سامنے ہے، یاغستان، سن 76ء میں ضلع بنا، Boundaries defined ہو گئیں ہمارے درمیان، بسری بیرونگاہ، سروے آف پاکستان میں کلیئر ہوا، سٹیٹ آف پاکستان کی طرف سے 1955 میں اس کا نوٹیفیکیشن آگیا کہ یہ حد ہے پاکستان اور ہندوستان کی، سن 76ء میں متنازعہ نہیں تھا، 2006 میں انہوں نے آکر ہماری حدود میں چوکی قائم کی جس کو بصری چوکی کہتے ہیں لیکن اس چوکی کی بھی اتنی اہمیت نہیں ہے، اصل چیز جو آٹھ کلو میٹر ایریا میں سٹارٹ میں جو دو کلو میٹر ہے، اس کی ہے اور 2010 میں مجھ سے نہیں ہو سکا، جس وقت پریزیڈنٹ زرداری نے آکر اس ڈیم کا افتتاح کرنا تھا تو اس اسمبلی نے میرا ساتھ نہیں دیا، صوبے کے عوام نے بھی ہمارا ساتھ نہیں دیا، اس انتظامیہ نے تو اس کیس کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ مجھے لوگوں نے کہا کہ آپ گلگت آؤ گے تو قتل ہو جاؤ گے، میں نے کہا کہ میں گلگت جاتا ہی نہیں، اگر جاؤں تو کوئی قتل بھی نہیں کر سکتا، الحمد للہ ایسی کوئی بات بھی نہیں ہے لیکن میں اس لئے یہ کہہ رہا ہوں کہ آج اس اسمبلی کے فلور پر اس چیز کیلئے کوہستان کے عوام نے قربانی دی لیکن صوبے کے عوام نے، صوبے کی اسمبلی نے، صوبے کی انتظامیہ نے، صوبائی حکومت نے آج تک ہمارا ساتھ نہیں دیا، میں گزارش کرونگا جناب سپیکر، جب 2010 میں میں نے تحریک شروع کی، چار دن چار راتیں مسلسل KKH پر رہا ہوں، ہر بن بھاشا کے لوگوں نے ساتھ دیا، کوہستان کے لوگوں نے ساتھ دیا، ہماری خبر گیری کیلئے کوئی بھی نہیں آیا۔ ایک معاہدہ میں نے ان کے ساتھ Sign کیا ہے، چونکہ اس میں واپڈا فریق ہے، فیڈرل گورنمنٹ فریق ہے، میں مانتا ہوں، میں اس پارٹی سے ہوں جس کی فیڈرل گورنمنٹ میں حکومت ہے لیکن میں علی الاعلان کہنا چاہتا ہوں آپ کے سامنے، کوہستان کے عوام، کوہستان کے نمائندے، چاہے جس کی بھی حکومت ہے، اپنے صوبے کے مفاد میں، اپنے صوبے کے

ایک اہم مفاد میں، اپنے ضلع کے مفاد میں ہم اس کے حق کیلئے جائیں گے آگے، بات بھی کریں گے، قربانی بھی دیں گے، توجہ وہ معاہدہ میرے ساتھ طے ہوا ہے، آج صورتحال یہ ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے جناب سپیکر! یہاں پر ایک رپورٹ آپ کو ملی ہے، اس میں دو فیصلے ہو گئے ہیں، ہم سب نے فیصلہ کرنا ہے، کوئی بات نہیں ہے، ایک فیصلہ یہ کیا کہ بھاشا ڈیم کے آٹھ کلو میٹر ایریا کو متنازعہ مان کر ہم نے آرمی کو دے دیا تو پاور پلانٹ بننے والی جگہ پر تو پہلے سے ہمارا کنٹرول تھا آگے تک، اس پر ان کا کوئی دعویٰ نہیں تھا، ایک نیوٹرل پوزیشن پر ہم گئے جو گلگت بلتستان کے لوگ چاہ رہے تھے، تو میں نے اس دن وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی کہا ہے کہ نیوٹرل پوزیشن سے یا باؤنڈری کمیشن میں جانے سے ہماری Existing position کہ جس پر جو ہمارا کنٹرول تھا، وہ بہتر تھا ہمارے لئے، جب ہم خود تسلیم کریں گے کہ آٹھ کلو میٹر ایریا متنازعہ ہے تو کل باؤنڈری کمیشن میں بھی ہمیں نقصان ہوگا۔ میں مانتا ہوں جناب سپیکر! کہ تھوڑی وقت کی کمی ہوگی لیکن میں آج کے سیشن کی بات نہیں کرتا ہوں، اس پر تین دن ہمارا سیشن ہو پھر بھی کم ہے۔ میرا صوبہ اس وقت ایک تربیلہ ڈیم پر چل رہا ہے، کل یہی بھاشا آپ کو چار ہزار 220 میگا واٹ کی بجلی رائلٹی اس صوبے کو دیگا، اس میں کوہستان کے لوگوں کو نہیں دیئے آپ لوگ، پہلے ڈی آئی خان والا میرا بھائی لے گا، پشاور والے لیں گے، ہزارہ والے لیں گے اسلئے میں گزارش کرتا ہوں، میں کم از کم اپنے طور پر، میرے لوگوں نے بھی کہا ہے کہ میں اس بھاشا ڈیم کے آٹھ کلو میٹر ایریا میں نیوٹرل پوزیشن پر جانے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ اب فیصلہ ہم نے کرنا ہے، اس اسمبلی نے کرنا ہے، ہم اس سے بے دخل ہونے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ تو میں گزارش کرونگا، اور بھی ہمارے جو سینئر لوگ ہیں، اس پر بات کریں، ہم پورے ایک Page پر آئیں، انتظامیہ ذمہ دار ہے اس کیس کی، اگر خراب ہو تو میں نے آٹھ سال محنت کی ہے، کیلئے میں نے محنت کی ہے، اگر اس بھاشا ڈیم کے حق سے ہم محروم ہو گئے تو پورے صوبے کی انتظامیہ ذمہ دار ہے اور پھر یہ اسمبلی ذمہ دار ہے، اس پر میں کہتا ہوں کہ تفصیل سے بحث بھی ہو، ہم ایک پروگرام بنائیں کہ ہم ایک Page پر آکر اپنے اس کیس کو باؤنڈری کمیشن میں بھی لڑیں، مرکز میں بھی لڑیں، واپڈا والوں کے ساتھ بھی لڑیں، یہی میری گزارش ہے جناب سپیکر، میں نے ٹائم بھی لیا آپ کا، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے پوری بات کرنے کا وقت دیا۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: کنسرنڈ، منسٹر سے پہلے میں میڈم نگہت اور کرنٹی سے درخواست کرتا ہوں، وہ بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہیں تو اس کے بعد سراج صاحب! اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔

محترمہ نگہت اور کرنی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے تو میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب اور سراج الحق صاحب اور یہاں پر ہمارے ہیلتھ منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے نالج میں اور پورے ایوان کے نالج میں لانا چاہتی ہوں کہ 1971 آرڈیننس ورکرز ویلفیئر بورڈ شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب لیکر آئے تھے جس کے تحت ملک بھر کے تمام صنعتی مزدوروں کیلئے جو مختلف سکیمیں تھیں جس میں جمیز گرانٹ تھی، جس میں میرج گرانٹ تھی، جس میں مفت تعلیم تھی، رہائش تھی لیکن جناب سپیکر صاحب! بد قسمتی سے پچھلے تین مہینے جو ہیں تو ان تین مہینوں سے مرکزی گورنمنٹ نے فنڈ بند کر دیا ہوا ہے جس سے یہ ہزاروں لوگ، مزدور جو ہیں تو یہ فاقہ کشی پر ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میڈم صاحبہ! یہ اس سے Related بات کریں۔

محترمہ نگہت اور کرنی: سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: سر! آپ ہی نے مجھے موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ آپ، اس کے ساتھ Related بات کرتی ہیں۔ سراج صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: سر، اگر آپ مجھے بات کرنے دیں تاکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ نگہت اور کرنی: سر، مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مائیک خراب ہے بس آپ گزارہ کر لیں، وہ آپ کو الگ ٹائم دیدیں گے نا، یہ ایشو اور ہے کیونکہ پھر اس Topic پر بات کرنی چاہیے نا۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر، یہ کل ہمارے صوبے کے کچھ نوجوان اور کافی تعداد میں جو ورکر ویلفیئر بورڈ میں کام کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! یہ آپ دیکھیں کہ وہ پہلے والا ایشو ہو جائے، بھاشا ڈیم والا، اسکے بعد آپ جواب دیدیں گے۔ یہ دے دیں، سراج صاحب! آپ بات کریں گے کہ کون؟ سراج صاحب۔ علی امین۔

جناب علی امین خان (وزیر مال و ملاک): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ بھاشا ڈیم اور گلگت بلتستان حکومت کا دعویٰ 2001 سے چل رہا ہے اس معاملے کے اوپر اور حکومت خیبر پختونخوا اس

علاقے کی افادیت سے بے خبر نہیں ہے اور ہر ایک فورم پر اس ایشو کے اوپر آواز اٹھا رہی ہے۔ بھاشا ڈیم کا علاقہ خیبر پختونخوا کا حصہ ہے اور اس کے متعلق ہمارے پاس مکمل دستاویزات موجود ہیں۔ باؤنڈری لائن کا تنازعہ باؤنڈری کمیشن کے حوالے کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں باؤنڈری کمیشن کو مکمل طور پر یہاں سے ہم نے مراسلے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ 1955 کے آرڈینمنس کے مطابق بصری نالہ ہماری اور گلگت بلتستان کی باؤنڈری پر تھا، قراقرم ہائی وے کی تعمیر کے وقت بصری نالہ تک زمین خیبر پختونخوا حکومت کے پاس ہی رہی ہے اور ہم نے حاصل کی تھی جس کے تمام موضع جات بھی بھاشا ڈیم کے آس پاس کے لوگوں کو دیئے گئے ہیں، نیز گلگت والوں نے بصری نالہ کے اوپر ایک چیک پوسٹ بنادی تھی جس کو اب خالی کرا کے ریجنرز کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں اس ایوان کو اور ان شاء اللہ ہماری پوری کوشش ہے اور آپ یقین رکھیں اس بات کا کہ حکومت اپنے فرائض مکمل طور پر انجام دے رہی ہے اور کوئی کوتاہی نہیں برتے گی اور کوئی بھی حصہ گلگت بلتستان کو خیبر پختونخوا کا نہیں دیا جائے گا اور اس کے علاوہ اس کیلئے ہم کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ان شاء اللہ۔ آپ مطمئن رہیں اس سے، یہ مسئلہ ان شاء اللہ ہمارے حق میں ہی فیصلہ ہو گا اور حل ہو گا۔

جناب سپیکر: سراج صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور یہ وقتی مسئلہ بھی نہیں ہے، ہم اس پر (قطع کلامی) میں جناب سپیکر صاحب! یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ کا یہ لاؤڈ سپیکر نظام کیوں خراب ہے؟

(تھقے)

جناب سپیکر: یہ آپ نے جو بجائے ہیں نا، ڈیسک بجائے تو اس نے تھوڑی خرابی پیدا کی ہے اور اس کو ہم۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب! یہ سیٹ چھوڑ دیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): شاہ فرمان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے جگہ دی ورنہ وہ ایسے کم ہی دیتے ہیں۔ (تھقے) اصل میں ایک بہت سیریس مسئلہ ہے جناب سپیکر صاحب اور میری خواہش ہے، میری تجویز ہے کہ کوہستان کے جو ممبران صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی، ان کو پیشک آپ اپنی سربراہی

میں بلا لیں اور ان کی تجاویز کو سننا چاہیے، ایک بات یہ۔ دوسری بات یہ ہے کہ بھاشا ڈیم جس پر سب کا اتفاق ہے، حیرانگی اس چیز پر ہے کہ مرکز اس ڈیم کے بارے میں تو دلچسپی لے رہی ہے جس پر اختلافات ہیں اور جس کے خلاف تین صوبائی اسمبلیوں نے قراردادیں پاس کی ہیں لیکن جس کے بارے میں اب تک اتفاق ہے اس کے بارے میں انہوں نے کوئی اقدام نہیں کیا اور مسئلہ جوں کا توں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس طرح ایک مسئلہ ہمیں غازی برو تھا کے حوالے سے بھی درپیش ہے کہ اس کا جو ہیڈ ہے، پنجاب میں بنایا گیا لیکن اس سے جو زمین اور لوگ متاثر ہو رہے ہیں، وہ خیبر پختونخوا کے ہیں اور اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ نقصان ہمیں ہو رہا ہے، فائدہ اس طرف جا رہا ہے۔ اگرچہ ہم صوبائی تعصب میں مبتلا نہیں ہیں، ہمیشہ ہم قربانی دے رہے ہیں لیکن ہم نہیں چاہتے ہیں کہ بھاشا ڈیم پر جو ہمارے ایشوز ہیں، ان کو یعنی حل کے بغیر معاملے کو آگے بڑھایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر، گلگت بلتستان والے بھی ہمارے بھائی ہیں، ان کا بھی اپنا ایک ایشو موجود ہے لیکن جس طرح عبدالستار صاحب نے فرمایا، میں تو ان کی اس بات سے اتفاق خیر نہیں کرتا ہوں کہ کوہستان والوں نے قربانیاں دیں اور خیبر پختونخوا والوں نے ساتھ نہیں دیا، ہمیشہ کوہستان والوں نے آواز اٹھائی ہے تو آپ وہاں اس زمانے کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں، خیبر پختونخوا کی سیاسی جماعتوں نے اور اس اسمبلی کے تمام لوگوں نے ان کے حق میں بات کی تھی اور ہمیشہ ساتھ دیا ہے اس لئے کہ آپ کوئی علیحدہ دنیا تو نہیں ہیں، اس دنیا کا ایک حصہ ہیں لیکن ہر حال اس مسئلے کے جناب سپیکر صاحب! سینکڑوں چہرے ہیں اور بے شمار سوالات ہیں اس میں، جس کا احاطہ اس مجلس میں ممکن نہیں ہے لیکن میں تجویز دے رہا ہوں کہ قومی اسمبلی میں جو کوہستان سے منتخب ممبرز ہیں اور ان تینوں صوبائی اسمبلیوں کے ممبران کو آپ بلا لیں، ہم بھی بینک اس میں شریک ہونگے تاکہ ان کے تمام جو مسائل ہیں، ان کو بھی ہم سن سکیں اور اس مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کیلئے مرکزی حکومت کو ہم تجاویز دے سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ستار صاحب۔

محترمہ گلگت اور کئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ میڈم! بات کر لیں گی پھر آگے کی طرف چلیں گے۔

جناب عبدالستار خان: سر، سراج صاحب نے جو بات کی ہے، میں اس پر مزید کچھ نہیں کہوں گا، اتنا مجھے علم ہے کہ اس صوبے نے اس مسئلے کو Own نہیں کیا ہے۔ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ جب یہ فیصلے کیلئے جا

رہے تھے ان کے ساتھ تو میرے خیال میں یہ اپنے وکیل کو ساتھ لیکر نہیں گئے تھے، تو اس سے بڑی بات میں آگے نہیں کہہ سکتا ہوں۔ میں سمجھتا تھا کہ میں اس اسمبلی کا، اس صوبے کا پورے پانچ سال سے اس مسئلے میں وکیل رہا ہوں اور آگے بھی جاؤنگا، اس بات سے مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کوہستان کے ممبران کو بٹھاتے ہو، آپ کی منسٹرز کی کمیٹی ہوتی ہے، ہاؤس کی ایک کمیٹی ہوتی ہے، میں اس میں نہیں جاتا ہوں، میں اتفاق کرتا ہوں اس سے، لیکن جو فیصلہ آیا ہے جس کے تحت، اس فیصلے کے تحت آرمی لاکے بٹھائی گئی ہے، نیوٹرل پوزیشن پر ہم گئے ہیں، ہم نے اپنا آٹھ کلو میٹر ایریا خالی کیا ہے، آرمی کے کنٹرول میں دیدیا تو اس کے بعد کمیٹی بیٹھے یا کوئی اور، مطلب کوئی باڈی بیٹھے تو اس کا حل نہیں ہوگا۔ یہ ہم نے میرے اندازے کے مطابق بہت بڑا غلط فیصلہ کیا ہے، ہم نے اپنی پوزیشن کو واضح، کلیئر کرنا ہے کیونکہ بات سپریم کورٹ میں بھی ہے، اس لحاظ سے اس میں اگر بہتر سمجھتے ہو تو اس فیصلے پر تھوڑی نظر ثانی کریں کیونکہ ہمارا کیس کمزور ہوگا، ہم بے دخل ہو جائیں گے وہاں سے، باؤنڈری کمیشن میں۔ باقی یہ جو بات ریونیو منسٹر نے بتائی ہے، میں نے 2008 میں پورے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو، کمشنرز کو، ڈی سی اوز کو، وہ پورا ریکارڈ دے دیا ہے، اس حوالے سے یہ جو فیصلہ ہے کہ نیوٹرل پوزیشن پر ہم جائیں، ہمارا صوبہ، ہم اپنے پاس Unclaimed area / undisputed area پر آرمی لاکر بٹھائیں تو میرے خیال میں اس صوبے کے ساتھ، سب کے ساتھ غلط فیصلہ ہوگا، اس پر میں کہ آپ پر ائم منسٹر کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس میں ایک تجویز دیتا ہوں، میری تجویز یہ ہے کہ اس میں کوہستان کے جو ایم پی ایز ہیں اور جو سراج صاحب اور علی امین گنڈاپور، آپ لوگوں کی ایک کمیٹی بناتے ہیں اور اس پر تفصیلی مشاورت کر کے آپ تجاویز دیں تاکہ اس کے مطابق اقدامات کئے جائیں۔ منظور ہے جی؟
جناب عبدالستار خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Okay.

محترمہ نگہت اور کرنی: سپیکر صاحب! میں بات کر لوں؟

جناب سپیکر: ہاں، میڈم نگہت اور کرنی۔

محترمہ نگہت اور کرنی: سر، یہ سراج صاحب کو دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے آپ کے توسط سے کہ یہ ورکر ویلفیئر بورڈ کا مسئلہ جو ہے تو تین مہینے سے تنخواہیں مرکز کی طرف سے بند ہیں اور مزدور فاقہ کشتی میں مبتلا ہیں، ان کے بچوں کی فیسیں ادا نہیں ہو رہی ہیں اور چونکہ تمام صوبے اپنے ڈیولپمنٹل فنڈز سے وہ اپنی تنخواہیں دے رہے ہیں اپنے لوگوں کو لیکن یہ ایک صوبہ ایسا ہے کہ جس میں تنخواہیں ان لوگوں کو نہیں مل

رہی ہیں اور دوسرا میں مختصر آئیے بات کرونگی کہ سر! بہت سے لوگوں کو یہاں پر بے روزگار کیا جا رہا ہے اور پولیٹکل اس میں مداخلت ہو رہی ہے تو سر، آپ کے توسط سے میں سراج الحق صاحب سے اور شوکت یوسفزئی صاحب سے یہ بات ضرور کرنا چاہو گی کہ اس کیلئے باقاعدہ طور پر کیونکہ وہ لوگ روڈوں پر آئے تھے اور انہوں نے یہاں پر احتجاج بھی کیا، جن میں عورتیں بھی تھیں اور جن میں مرد بھی تھے، تو سر سیکنڈوں کی تعداد میں یہ ورکر ویلفیئر بورڈ سے نکالے بھی گئے ہیں اور انکی تنخواہیں بھی بند ہیں۔ سر، مرکز سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ فنڈز ریلیز کرے تاکہ ان لوگوں کو ان کی سیلریز ملیں اور ان کے بچے جو ہیں اور وہ جو لوگ ہیں، جو فاقہ کشی پر مجبور ہیں تاکہ وہ لوگ اپنی حالت کو سدھار سکیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جناب شوکت یوسفزئی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ بالکل ایک سنگین ایشو ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جو فنڈنگ کر رہی ہے، اس صوبے میں مختلف پراجیکٹس کیلئے یا مختلف اس کیلئے، تو یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ تین چار مہینوں کی تنخواہیں بند کی ہوئی ہیں۔ ایل ایچ ڈبلیو کی تنخواہیں بھی بند تھیں، ابھی ورکر ویلفیئر بورڈ کی تنخواہیں بھی بند ہیں تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ وفاق بہت بڑی زیادتی کر رہا ہے ہمارے ساتھ اور اس پر ہم شدید احتجاج بھی کرتے ہیں۔ جو لوگ کل احتجاج کر رہے تھے، ہم ان کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں، ان کے ساتھ ہماری پوری ہمدردی ہے اور یہ ان شاء اللہ تعالیٰ جو انہوں نے ایک دوسرا ایشو اٹھایا تھا کہ Terminate ہو رہے ہیں لوگ، اس کیلئے جناب سپیکر! کمیٹی ہم نے بنائی تھی اور نگہت صاحبہ کو پتہ بھی ہے کہ اس میں ضیاء اللہ آفریدی، شکیل خان اور میں Suggest کرونگا کہ نگہت اور کرنی بھی اس کمیٹی کی ممبر بنیں اور ساتھ جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب ہیں تو ان پر مشتمل ایک کمیٹی بن جائے، دیکھ لیں کہ کہاں اگر کوئی غلط Termination ہوئی ہے تو بالکل ہم اس کیلئے تیار ہیں کہ کوئی غلط Termination نہیں ہوگی اور باقی جو وفاق کے ساتھ ایشو ہے، وہ ان شاء اللہ ہم یہاں بھی اٹھائیں گے، اگر آپ کہتے ہیں کہ جی وہاں دھرنادے رہے ہیں آپ، جو آپ نے بتایا تھا کل، ہم آپ کے ساتھ ہونگے ان شاء اللہ۔

ہنگامی قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اور راء کی تنخواہیں، مراعات و استحقاقات مجریہ

2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Information, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay

on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa Ministers` Salaries, Allowances & Privileges (Amendment) Ordinance, 2013.
(Pandemonium)

Mr. Shah Farman (Minister for Information): Janab Speaker, I on behalf of -----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب! وہ ٹیبل کر دیں۔

وزیر اطلاعات: مجھے ٹیبل کرنے دیں، یہ پھر میں Comments کرونگا آپ سے۔

I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, intend to lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa Ministers` Salaries-----

(اوتے اوتے کی آوازیں اور شور)

Minister for information: Allowances and Privileges (Amendment)

Ordinance, 2013. اچھا جناب سپیکر! یہ۔

Mr. Speaker: Act of-----

وزیر اطلاعات: میں صرف ایک Comment کرنا چاہتا ہوں ڈیٹیل میں کہ یہ صرف-----

Mr. Speaker: It stands laid.

Minister for Information: Yes.

(Interruption)

Mr. Speaker: Item No. 9: The honourable Minister for Information, on behalf of the honourable Chief Minister. Item No. 9.

جناب سمیع اللہ: اس کو نہ کیا جائے، اس کو دوبارہ پیش کیا جائے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ بڑی زیادتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سمیع اللہ: ایم پی ایز کو اس میں شامل کیا جائے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چیف منسٹر صاحب! ہم چاہیں گے کہ یہ آپ واپس کریں یہ بل، ہم اس صوبے کے غریب عوام کا ساتھ دیتے ہیں، اس کو واپس کرو۔

جناب سمیع اللہ: پی ٹی آئی کے دور میں اتنے مراعات یافتہ لوگ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب جعفر شاہ: مزنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے اور آپ لوگ (قطع کلامیاں) یہ بہت زیادتی ہے جی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ معراج ہمایون خان: پرفارمنس پہلے، غلط بات ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس میں امنڈمنٹ لائیں، بالکل آپ لوگ (شور) سی ایم صاحب، سی ایم صاحب۔

محترمہ معراج ہمایون خان: پرفارمنس رپورٹ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب وزیر اعلیٰ: ایک منٹ بات تو سنیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: منسٹر بغیر تنخواہوں کے گزارہ کریں۔

جناب وزیر اعلیٰ: دیکھیں، آپ کو اچھی طرح پتہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: Promise کیا تھاپی ٹی آئی نے کہ ہم بغیر تنخواہوں کے کام کریں گے۔

جناب وزیر اعلیٰ: سپیکر صاحب! خیر ہے ان کو بولنے دیں، یہ بہت تکلیف میں ہیں، یہ بولیں خیر ہے، خیر

ہے۔ (تالیاں) بات یہ ہے کہ آپ پہلے سن لیں کہ یہ نہ تنخواہ ہے، نہ تنخواہیں بڑھ رہی ہیں، یہ

جو ہاؤس ریٹ ہے چونکہ 40 ہزار میں کوئی گھر، ایک کنال نہیں دس مرلے بھی نہیں ملتا، صرف 40 سے

45 ہزار گھر کا کرایہ بڑھایا ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ تنخواہیں بڑھ جائیں، آپ لے

آئیں، ہم سپورٹ کریں گے (تالیاں) تو پھر کیا پراللم ہے آپ کو، جب آپ نہیں لے کر آتے تو۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: ہم نہیں چاہتے۔

نوابزادہ ولی محمد خان: ہاں تمام ہاؤس کی متفقہ رائے ہے کہ سب کی تنخواہ بڑھ جائے تو یہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 9۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وزیر اعلیٰ صاحب! ہم تو یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ یہ جو ریٹ ہے، یہ بھی واپس

کریں گے۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 9۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ صوبہ کدھر برداشت کر سکتا ہے سر، اس مہنگائی کے دکھ۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہی وہ چیلنج ہے میرا خیال ہے علیزئی صاحب!

جناب سمیع اللہ: ان کی تنخواہیں ان سب کی بڑھنی چاہئیں۔

سینیئر وزیر (خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپیکر: سراج صاحب۔

Senior Minister Finance: Mr. Speaker, I on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, intend to lay on the table of the House-----

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا خبرہ مونر نہ منو بالکل، دا پہ شریکہ کبینٹی، دا بہ خیانت و کمری چہی خو پورہ مونر خبرہ نہ وی کمری۔ جناب سپیکر صاحب! دا مونر نہ منو۔

Senior Minister (Finance): Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Ordinance, 2013.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا مونر نہ منو گنی دا ٲول مونر پہ دغہ خبرہ واک آؤت کوؤ، یو منٹ بالکل نہ کبینٹی، کہ دا ز مونر پہ وینا باندہی زیاتہ شوہی وی، بیا پکار دہ چہی ز مونر تنخواگانی بیا ز مونر پہ وینا باندہی زیاتہ شی۔ دا حکومت زیاتہ کمری دی پخپلہ، پکار دہ چہی دا دہی ٲولو ممبرانو خیال و ساتلے شی۔ اول خو جناب سپیکر صاحب! صوبہ کومو حالاتو نہ تیریری، پکار دا دہ چہی مونر خپلہ تنخواگانی نشو پرینود لہی، مونر دہی اضافہ خبرہ نہ کوؤ او کہ بیا د اضافہ خبرہ کوؤ نو بیا د انصاف تقاضا دا دہ چہی بیا د منسٹرانو زیاتہ تیری، بیا د ایم پی اے گانو، بیا دہی دہی ٲولو ایم پی اے گانو زیاتہ شی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔

وزیر اطلاعات و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ جو سوچ ہے کہ تنخواہیں بڑھی ہیں، وہ چیف منسٹر صاحب نے کلیئر کی وہ بات، لیکن میں خود یہ Suggest کرنا چاہوں گا کہ جو سندھ اسمبلی ہے، پنجاب اور بلوچستان، ان کے ایم پی ایز کی تنخواہیں اور پریویلیجز دیکھ کے، ان کی سٹڈی کی جائے اور کم از کم ہمارے ایم پی ایز کی جو تنخواہیں ہیں اور جو پریویلیجز ہیں، (ان کو) ان کے برابر لایا جائے۔

(تالیاں)

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں ضرورت، نہیں ضرورت، عوام کی تنخواہیں بڑھاؤ یہی ضرورت ہے، عوام کی بڑھاؤ۔

وزیر اطلاعات: میں ساتھ یہ بھی Suggest کرنا چاہتا ہوں کہ اسکی Analysis کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ارکان، کہ یہ کسی کی طرف سے نہ ہو بلکہ ہاؤس کی طرف سے یہ Suggestion آجائے۔

Mr. Speaker: Agreed. Item No. 9. The honourable Minister for Finance, Siraj-ul-Haq Sahib.

(شور) کمیٹی، شاہ فرمان صاحب وہ آپ کے ساتھ ڈسکس کرے گا اور آپ متفقہ طور پر ایک کمیٹی اس کیلئے بنائیں۔

Senior Minister: I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, present the report of the Select Committee in the House, with regard to the Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Bill, 2014.

جناب سپیکر: سراج صاحب! Basically یہ آئٹم نمبر 9، آئٹم نمبر 9۔

سینیئر وزیر (خزانہ): وہ میں نے پیش کیا سر۔

جناب سپیکر: وہ نہیں کیا، وہ ہم نے نہیں سنا۔

سینیئر وزیر (خزانہ): وہ بالکل پیش ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا وہ پیش کیا ہے؟

سینیئر وزیر (خزانہ): بالکل میں نے پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر: ایک دفعہ پھر وہ کر لیں تاکہ سب اس کو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (خزانہ): ٹھیک ہے، دوبارہ پیش کر رہا ہوں۔

ہنگامی قانون مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا پروموشن، پروٹیکشن اینڈ انفورسمنٹ آف ہیومن رائٹس)

Senior Minister (Finance): Mr. Speaker, I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, intends to lay on the table of the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Promotion, Protection and Enforcement of Human Rights Ordinance, 2013.

Mr. Speaker: It stands laid.

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب! آئٹم نمبر 7 آپ سے رہ گیا ہے، Kindly اگر وہ کر لیں۔

مجلس منتخبہ برائے احتساب کمیشن بل 2014 کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No.10: Honourable Minister for Finance.

Senior Minister (Finance): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, present the report of the Select Committee in the House, with regard to the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2014.

Mr. Speaker: It stands presented.

خیبر پختونخوا احتساب کمیشن بل مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11 and 12: The honourable Minister for Finance, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Bill, 2014, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Finance.

Senior Minister (Finance): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2014, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2014, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 57 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 57 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 57 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

وزیر اطلاعات و پبلک ریلیٹھ انجینئرنگ: (مقدمہ) خیر مبارک، خیر مبارک۔

(خیر مبارک کی آوازیں)

خیبر پختونخوا احتساب کمیشن بل مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Finance, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2014, as reported by the Select Committee, may be passed? Honourable Minister for Finance.

Senior Minister (Finance): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2014, as reported by the Select Committee, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission Bill, 2014, as reported by the Select Committee, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: اب آخر میں، آخر میں سلیم صاحب کو موقع دیتا ہوں کہ کوئی ایشو ہے جو اس فلور پر اٹھانا چاہتے ہیں۔ سلیم صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سلیم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کہ توجہ دلاؤ نوٹس تھا میرا۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معرزی ایوان کی توجہ ضلع چترال کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ دس دنوں سے لواری ٹاپ پر برف باری کی وجہ سے چترال روڈ ہر قسم کی ٹریفک کیلئے بند ہو چکا ہے جس کی وجہ سے چترال کی پانچ لاکھ کی آبادی محصور ہو کر رہ گئی ہے۔ بازاروں میں اشیاء خورد و نوش کی قلت روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں، گندم، آٹا، چاول ڈیزل اور پٹرول کی مناسب مقدار میں Stocking نہ ہونے کی وجہ سے شارٹج ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ سٹوڈنٹس، مریض، ملازمین اور کاروباری حضرات بھی بروقت کہیں نہیں پہنچ پاتے ہیں جس کی وجہ سے پترالی عوام میں شدید پریشانی اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ گزشتہ ایک ہفتے سے چترال کے عوام احتجاج کر کے سڑکوں پر نکل آئے ہیں، لواری ٹنل کی بندش کی وجہ سے روزانہ احتجاج جلے جلوس اور دھرنوں کا سلسلہ جاری ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ صوبائی اور مرکزی حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑھتا ہے کہ لواری ٹنل کی روزانہ کی بنیاد پر کھولنے کے عوامی

مطالبے پر این ایچ اے کی طرف سے ہفتے میں صرف چھ گھنٹے لواری ٹنل کو کھولنے کی منظوری مل چکی ہے مگر یہ شیڈول چترالی عوام کیلئے قابل قبول نہیں ہے، لہذا چترال کے عوام اور تمام سیاسی جماعتوں کی طرف سے صوبائی اور مرکزی حکومت سے پر زور میرا مطالبہ ہے کہ لواری ٹنل کو سردیوں میں روزانہ چھ گھنٹے یعنی ہفتے میں 42 گھنٹے کیلئے کھولنے کی منظوری دی جائے، بصورت دیگر ہمیں کوئی دوسرا راستہ جو ہے، وہ دکھایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! حالات اس طرح ہیں کہ وہاں پر تمام، پورے ضلع چترال میں ایک لاء اینڈ آرڈر سیچویشن Create ہو چکی ہے، لوگ بروقت نہ پشاور آسکتے ہیں، نہ کہیں اور پہنچ پاتے ہیں، نہ یہاں سے لوگ چترال پہنچ پاتے ہیں۔ پچھلی حکومتوں میں روزانہ کی بنیاد پر اس کو کھولا جاتا تھا جب لواری ٹنل کے اوپر بر فباری ہوتی تھی مگر اس دفعہ بار بار این ایچ اے ہمارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ جناب چیف منسٹر صاحب نے اس کے اوپر ایکشن لے کر ان کو ہدایت بھی جاری کر چکے ہیں مگر این ایچ اے جو اس کیلئے اپنی من مانیاں کر رہا ہے اور اس کی ڈیمانڈ یہی ہے، پہلے بھی انہوں نے یہی کیا تھا کہ ایک گھنٹے کیلئے جب وہ کھولتے ہیں ٹنل، تو ایک گھنٹے کیلئے ایک لاکھ روپے چارج کرتے تھے، اس دفعہ بھی میری گزارش ہے صوبائی حکومت سے کہ روزانہ آٹھ گھنٹے کیلئے ہمارے لئے کھول دیا جائے، اگر روزانہ آٹھ گھنٹے ممکن نہیں ہے تو کم از کم ہفتے میں چار دن کیلئے یعنی روزانہ آٹھ گھنٹے کے حساب سے ہمیں اس کی منظوری دے دی جائے تاکہ چترال کے عوام کا جو مسئلہ ہے، یہ حل ہو سکے۔ اس کے ساتھ سر جو ایس او پی صوبائی حکومت نے جاری کیا ہے یہاں پر، اس ایس او پی کے اندر جو بڑے ٹرک ہیں ان کو Allowed نہیں کیا گیا ہے سر، سارا سامان ٹرکوں میں ہم لے کر جاتے ہیں چترال، اگر ٹرک نہیں جائیں گے تو وہاں پر قحط کی صورتحال پیدا ہو جائیگی۔ تو سر، میری گزارش یہ ہے کہ اس کے اوپر کوئی سیریس ایکشن لیا جائے، یہ ایک ایمر جنسی کی کیفیت ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جناب چیف منسٹر صاحب، جناب چیف منسٹر صاحب، لواری ٹنل کے ایٹھو پے معزز ممبر نے کو کسچن اٹھایا ہے، اس پر بات کریں۔

جناب وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر صاحب! سلیم خان نے جو بات کی ہے، بالکل حقیقت ہے اور ہم Realize کرتے ہیں کہ یہ ٹنل بہت ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو جب ہمارا بجٹ بنا تو پی ایس ڈی پی میں میں نے تین ارب روپے اس کیلئے ڈالے، پھر بد قسمتی یہ ہوئی کہ وفاقی حکومت نے پی ایس ڈی پی میں دوبارہ

Changes کیں اور میرے ساتھ یہ Commitment کی تھی کہ اگر دسمبر تک ان کے پاس Saving رہی تو جنوری میں وہ پیسے ہم لواری ٹنل کو ٹرانسفر کریں گے، تو 15 جنوری تک ان شاء اللہ تعالیٰ، ہماری ان کے ساتھ میٹنگ ہوگی اور لواری ٹنل کو اور پیسے بھی فیڈرل سے دلائیں گے۔ چونکہ یہ مسئلہ این ایچ اے کا ہے اور جب اس دن مجھے اطلاع ملی کہ لوگوں کو بہت تکلیف ہے تو میں نے اپنے ورکس اینڈ سروسز سیکرٹری کو ہدایت کی اور ہفتہ اور اتوار دو دن کیلئے میں نے ان کو کہا کہ یہ ٹنل کھولا جائے، پھر مجھے پتہ چلا کہ انہوں نے صرف بارہ بجے سے تین بجے تک ان کو اجازت دی، پھر دوبارہ میری بات ہوئی اور میں نے ان کو ڈائریکشن دی کہ صبح دس بجے سے چار بجے تک یہ ٹنل کھولا جائے لیکن آج پھر مجھے یہ اطلاع آئی ہے کہ این ایچ اے اس بات پر آمادہ نہیں ہے اور وہ اس کو کھولنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں متواتر، تو میں تو چاہتا ہوں کہ یہ دن رات کھلا رہے لیکن وہاں ان کے جو Views ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنی مشینری اسی طرح بند رکھیں تو ٹھنڈ کی وجہ سے ہماری مشینری جام ہو جاتی ہے اور وہ پھر دوبارہ کام نہیں کر سکتی اسی وجہ سے وہ Continuous ان کو بند کرنا نہیں چاہتے حالانکہ میں آج صبح بھی سیکرٹری کو ڈائریکٹیو دے چکا ہوں کہ ہفتہ صبح چھ بجے سے اتوار کی رات بارہ بجے تک اس کو کھلا ہونا چاہیے لیکن ان کی طرف سے جو وضاحت آئی ہے، وہ ہماری مجبوری ہے تو مشینری کو بھی چالور کھنا ہے اور ٹنل پر کام بھی جاری رکھنا ہے، اگر ہم ان کو تنگ کرنا شروع کر دیں تو ایک تو Claims بہت بڑھ جائیں گے اور ہو سکتا ہے وہ ٹھیکیدار واپس ہو جائے اور یہ ٹنل بنا بھی ضروری ہے تو میرے خیال میں میں آج پھر ان سے دوبارہ بات کرتا ہوں، ہم تیار ہیں صوبائی حکومت کی طرف سے کہ جتنے پیسے ٹھیکیدار کے، جو وقت ضائع ہوتا ہے، ان کو پیسے دینے کو ہم تیار ہیں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ صرف ٹھیکیدار کا ہے اور این ایچ اے کا ہے، این ایچ اے چونکہ وفاقی حکومت کے ساتھ ہے تو ہم اس اسمبلی سے بھی ایک قرارداد، یہ جو قرارداد ہے، ہم پوری سپورٹ کرتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کو بھی بھیجیں گے اور صوبائی حکومت کی طرف سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، ہم پیسے دینے کو بھی تیار ہیں لیکن ایک سسٹم کو چلانا بھی ہے، ٹھیکیدار کو بھی چلانا ہے۔ تو سلیم خان صاحب اور پترال کے دوسرے ایم پی اے صاحب، وہ تو موجود نہیں ہیں، سلیم خان صاحب سے میں بیٹھ جاؤں گا اور ہم مل کر اس کیلئے راستہ نکال لیں گے۔

جناب سلیم خان: بہت مہربانی سر، Thank you so much۔

سر دار اور نگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 08 جنوری 2014ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)